بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 67

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 17

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

9 شعبان 1439 ہجری قمری • 26 شہادت 1397 ہجری شمسی • 26 اپریل 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ
کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ
لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۸۳﴾

(سورۃ البقرہ:184)

ترجمہ: اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسیطرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20؍اپریل 2018 کو مسجد بشارت سپین سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے

انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کریں گے کہ نسبتاً و مقابلۃً خدا کی حمائت اس قوم کے ساتھ ہے اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے جسکی نظیر نہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

لَنۡ یُّصِیۡبَنَاۤ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ۚ ہُوَ مَوۡلٰنَا ۚ وَعَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ○
(پ10، ع13)

ترجمہ: ہمیں کوئی مصیبت ہرگز نہیں پہنچ سکتی بجز اس مصیبت کے جو خدا نے ہمارے لئے لکھ دی ہے وہی ہمارا کارساز اور مولیٰ ہے اور مومنوں کو چاہئے کہ بس اسی پر بھروسہ رکھیں۔

شکر کا مقام ہے کہ گورنمنٹ عالیہ انگریزی نے اپنی رعایا پر رحم کر کے دوبارہ طاعون سے بچانے کے لئے ٹیکا کی تجویز کی اور بندگان خدا کی بہبودی کے لئے کئی لاکھ روپیہ کا بوجھ اپنے سر پر ڈال لیا درحقیقت یہ وہ کام ہے جس کا شکر گذاری سے استقبال کرنا دانشمند رعایا کا فرض ہے اور سخت نادان اور اپنے نفس کا وہ شخص دشمن ہے کہ جو ٹیکا کے بارے میں بدظنی کرے کیونکہ یہ بارہا تجربہ میں آچکا ہے کہ یہ محتاط گورنمنٹ کسی خطرناک علاج پر عملدرآمد کرانا نہیں چاہتی بلکہ بہت سے تجارب کے بعد ایسے امور میں جو تدبیر فی الحقیقت مفید ثابت ہوتی ہے اُسی کو پیش کرتی ہے سو یہ بات اہلیت اور انسانیت سے بعید ہے کہ جس سچی خیر خواہی کے لئے لکھوکھہا روپیہ گورنمنٹ خرچ کرتی ہے اور کر چکی ہے اُس کی یہ داد دی جائے کہ گویا گورنمنٹ کو اس سردردی اور صَرف زر سے اپنا کوئی خاص مطلب ہے وہ رعایا بدقسمت ہے کہ بدظنی میں اس درجہ تک پہنچ جائے کچھ شک نہیں کہ اس وقت تک جو تدبیر اس عالم اسباب میں اس گورنمنٹ عالیہ کے ہاتھ آئی وہ بڑی سے بڑی اور اعلیٰ سے اعلیٰ یہ تدبیر ہے کہ ٹیکا کرایا جائے اس سے کسی طرح انکار نہیں ہوسکتا کہ یہ تدبیر مفید پائی گئی ہے اور بپابندی رعائت اسباب تمام رعایا کا فرض ہے کہ اس پر کاربند ہو کر وہ غم جو گورنمنٹ کو ان کی جانوں کے لئے ہے اس سے اُس کو سبکدوش کریں۔لیکن ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے **ایک آسمانی رحمت کا نشان** دکھاوے سو اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب **طاعون سے بچائے جائیں گے** اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اس کے لئے **مت دلگیر ہو یہ حکم الٰہی ہے** جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیوار میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ جیسا میں ابھی بیان کر چکا ہوں آج سے ایک مدت پہلے وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں اُس نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ میں ہر یک ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو اس گھر کی چار دیوار میں ہوگا بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادوں سے دستکش ہو کر پورے اخلاص اور اطاعت اور انکسار سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور خدا کے احکام اور اس کے مامور کے سامنے کسی طور سے متکبر اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خودسر اور خود پسند نہ ہو اور عملی حالت موافق تعلیم رکھتا ہو اور اُس نے مجھے مخاطب کر کے یہ بھی فرمادیا کہ عموماً قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئے گی جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائیں اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے مگر ایسے لوگ ان میں سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں یا ان کی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم میں ہو اُن پر طاعون وارد ہوسکتی ہے مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کریں گے کہ نسبتاً و مقابلۃً خدا کی حمائت اس قوم کے ساتھ ہے اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے جس کی نظیر نہیں۔اس بات پر بعض نادان چونک پڑیں گے اور بعض ہنسیں گے اور بعض مجھے دیوانہ قرار دیں گے اور بعض حیرت میں آئیں گے کہ کیا ایسا خدا موجود ہے جو بغیر رعایت اسباب کے بھی رحمت نازل کرسکتا ہے اس کا جواب یہی ہے کہ ہاں بلاشبہ ایسا قادر خدا موجود ہے اور اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو اس سے تعلق رکھنے والے زندہ ہی مر جاتے وہ عجیب قادر ہے اور اُس کی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ایک طرف نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں پر کتوں کی طرح مُسلّط کر دیتا ہے اور ایک طرف فرشتوں کو حکم کرتا ہے کہ اُن کی خدمت کریں ایسا ہی جب دنیا پر اُس کا غضب مستولی ہوتا ہے اور اُس کا قہر ظالموں پر جوش مارتا ہے تو اُس کی آنکھ اُس کے خاص لوگوں کی حفاظت کرتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اہل حق کا کارخانہ درہم برہم ہو جاتا اور کوئی ان کو شناخت نہ کرسکتا۔اُس کی قدرتیں بے انتہا ہیں مگر بقدر یقین لوگوں پر ظاہر ہوتی ہیں جن کو یقین اور محبت اور اُس کی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے اور نفسانی عادتوں سے باہر کئے گئے ہیں انہیں کے لئے خارق عادت قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں۔خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے مگر خارق عادت قدرتوں کے دکھلانے کا اُنہیں کے لئے ارادہ کرتا ہے جو خدا کے لئے اپنی عادتوں کو پھاڑتے ہیں۔اس زمانہ میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو اس کو جانتے ہیں اور اس کی عجائب قدرتوں پر ایمان رکھتے ہیں بلکہ ایسے لوگ بہت ہیں جن کو ہرگز اس قادر خدا پر ایمان نہیں جس کی آواز کو ہر یک چیز سنتی ہے جس کے آگے کوئی بات اَنۡ ہونی نہیں۔اس جگہ یاد رہے کہ اگرچہ طاعون وغیرہ امراض میں علاج کرنا گناہ نہیں ہے بلکہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ کوئی ایسی مرض نہیں جس کے لئے خدا نے دوا پیدا نہیں کی۔لیکن میں اس بات کو معصیت جانتا ہوں کہ خدا کے اُس نشان کو ٹیکا کے ذریعہ سے مشتبہ کر دوں جس نشان کو وہ ہمارے لئے زمین پر صفائی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے اور میں اس کے سچے نشان اور سچے وعدہ کی ہتک عزت کر کے ٹیکا کی طرف رجوع کرنا نہیں چاہتا اور اگر میں ایسا کروں تو یہ گناہ میرا قابل مواخذہ ہوگا کہ میں خدا کے اس وعدہ پر ایمان نہ لایا جو مجھ سے کیا گیا اور اگر ایسا ہو تو پھر تو مجھے شکر گزار اُس طبیب کا ہونا چاہئے جس نے یہ نسخہ ٹیکا کا نکالا نہ خدا کا شکر گزار جس نے مجھے وعدہ دیا کہ ہر یک جو اس چار دیوار کے اندر ہے میں اُسے بچاؤں گا۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 1)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

انگریزوں کا خودکاشتہ نہیں مالکِ حقیقی کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا......!

⑤

گزشتہ چند شماروں سے ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے اعتراضات کا جواب دے رہے ہیں۔

مولانا صاحب نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا کہ:

”اگر چہ اس بات پر پوری اُمتِ مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت تمام ہو چکا ہے۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی شخص آپ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کوئی اس دعویٰ کو قبول کرتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے باہر ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر سنّی، شیعہ، دیوبندی، بریلوی، مقلدین اور غیر مقلدین اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا وہ بالکل غلط تھا اور جو لوگ ان کے نبی یا مصلح ہونے پر یقین رکھتے ہیں اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور جنہیں مسلمان قادیانی کہا کرتے ہیں وہ مسلمان نہیں ہیں۔ ان کی جماعت مسلمان فرقوں اور جماعتوں میں سے ایک جماعت نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا گروہ ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف بغاوت کی ہے اور انہیں اعداءِ اسلام کی طرف سے اسلام کو کمزور کرنے اور شریعت محمدی پر حملہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اسی لئے یہود و نصاریٰ سے لیکر ہمارے ملک کے فرقہ پرستوں تک اسلام سے بغض رکھنے والے تمام لوگ ان کی پشت پر ہیں۔“ (روزنامہ انقلاب ممبئی 8 دسمبر 2017)

قبل ازیں بدر کے 4 شماروں میں ہم مندرجہ بالا اعتراضات کے پہلے حصے کا جواب دے چکے ہیں۔ ہم نے قرآن، احادیث اور بزرگان کے اقوال و ارشادات کی رُو سے ثابت کر دیا کہ باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النّبیین ہونے کے اُمتی نبی آ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود امام مہدی اور مسیح موعود کے رنگ میں ایک اُمتی نبی کی آمد کی پیشگوئی فرمائی اور اللہ کے فضل سے وہ اُمتی نبی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جو امام مہدی بھی ہیں اور مسیح موعود بھی۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ وہ اپنے فعل سے پوچھا نہیں جا سکتا ہاں یہ مولوی حضرات ضرور پوچھے جائیں گے جو خود بھی گمراہ ہو رہے ہیں اور عوام کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ اب ہم اعتراض کے آخری حصے کا جواب دیتے ہیں یعنی یہ کہ

”انہیں اعداءِ اسلام کی طرف سے اسلام کو کمزور کرنے اور شریعت محمدی پر حملہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اسی لئے یہود و نصاریٰ سے لیکر ہمارے ملک کے فرقہ پرستوں تک اسلام سے بغض رکھنے والے تمام لوگ ان کی پشت پر ہیں۔“

ایک سو پچیس سال سے جماعت اور بانی جماعت پر یہ اعتراضات کئے جا رہے ہیں کہ مسیح موعود اور آپؑ کی جماعت انگریزوں کا خودکاشتہ پودا ہے۔ مسیح موعودؑ انگریز کے بنائے ہوئے نبی ہیں۔ انگریزوں نے اپنے مفاد کی خاطر انہیں کھڑا کیا۔ اسی طرح انگریزوں کے ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ مولانا صاحب نے بس الفاظ میں تھوڑی تبدیلی کی ہے کہ ”یہود و نصاریٰ......ان کی پشت پر ہیں“ البتہ یہ اضافہ کیا ہے کہ ”ہمارے ملک کے فرقہ پرستوں تک اسلام سے بغض رکھنے والے تمام لوگ ان کی پشت پر ہیں۔“

ہم بہت افسوس کے ساتھ کہتے ہیں کہ مولانا صاحب نے اپنے دعویٰ پر دلیل کوئی نہیں دی۔ بڑے بڑے الزامات عائد کئے مگر ثبوت پیش نہیں کئے۔ محقق کہلا کر پھر ایسی حرکت زیب نہیں دیتی۔ ان کے اعتراضات کے جواب میں سب سے پہلے ہم یہی کہیں گے کہ سب اعتراضات سراسر جھوٹ پر مبنی ہیں، ان میں حقیقت کا کوئی شائبہ تک نہیں۔ جہاں تک ملک کی فرقہ پرست طاقتوں کی پشت پناہی کا الزام ہے، تو بتانا چاہئے تھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ کس رنگ میں اُن کی پشت پناہی جماعت کو حاصل ہے؟ اور جماعت احمدیہ نے اُن کے ساتھ مل کر کیا کیا کارروائی اسلام کے خلاف کی؟ کوئی ایک آدھ ٹوٹا پھوٹا ثبوت ہی کہیں سے پیش کیا ہوتا! ہم سوائے آہ بھرنے اور صبر کرنے کے کیا کر سکتے ہیں۔ ایک عالم اور محقق کہلا کر اس بے باکی اور بے حیائی کے ساتھ شیر مادر کی طرح جھوٹ پینا کافی حیران کن ہے۔

جہاں تک یہود و نصاریٰ کی پشت پناہی کا سوال ہے یہ اعتراض اس وجہ سے ہو سکتا ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں جابجا انگریزی حکومت کی تعریف کی ہے۔ اس تعریف کی سب سے بڑی وجہ حکومت کی طرف سے ہر ایک کو مکمل مذہبی آزادی کا ملنا تھا اور دوسرے کامل عدل و انصاف اور تیسرے رعایا کی بھلائی اور دلی ہمدردی ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگریزی حکومت کی تعریف کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ آپ نے جابجا اپنی کتب میں انگریزی حکومت کی تعریف کی ہے۔ لیکن اس بنا پر یہ الزام لگانا کہ آپ انگریزوں کا خودکاشتہ پودا ہیں، انگریزوں نے جہاد موقوف کرنے کیلئے آپ کو کھڑا کیا تھا، یہ سراسر خیانت، جھوٹ اور ظلم کی راہ ہے۔ آپؑ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہیں۔ آپؑ نے فرمایا ہے مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔

اس جگہ ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء عربی تصنیف حمامۃ البشریٰ سے آپؑ کا ایک ایمان افروز اقتباس پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ کیوں آپ نے انگریزی حکومت کی تعریف فرمائی اور اس سے لڑائی سے منع فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

”دولتِ برطانیہ مسلمانوں کی محسن ہے اور ملکہ مکرمہ جس کی ہم رعایا ہیں وہ اپنے دل میں اسلام کو دوسرے مذاہب پر ترجیح دیتی ہے۔ بلکہ ہم نے تو اس سے بھی بڑھ کر سنا ہے لیکن ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ اُس کا ذکر کریں......اور ہم اس (ملکہ) کے زیر سایہ امن و عافیت اور پوری آزادی کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہم نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں اور نیکی کا حکم دیتے اور بُری باتوں سے روکتے ہیں۔ اور جیسا ہم چاہیں عیسائیوں کے عقیدہ کا ردّ کرتے ہیں۔ اور اس میں کوئی مانع، حارج اور مزاحم نہیں ہوتا۔ اور یہ سب کچھ اُن کی نیک نیتی، دل کی صفائی اور کمال عدل کا نتیجہ ہے۔ اور بخدا اگر ہم شاہانِ اسلام کے ممالک کی طرف ہجرت کر جائیں، تو اس سے بڑھ کر امن اور راحت نہ دیکھیں گے......اُس کے احسانات میں سے ایک بڑا احسان یہ ہے کہ وہ خود اور اُس کے اُمراء ہمارے دین میں ذرّہ بھر مداخلت نہیں کرتے اور اُن میں سے کوئی بھی ہمیں اپنے فرائض، سنن اور نوافل کی ادائیگی سے نہیں روکتا اور نہ ہمیں اُن کے قومی مذہب کی تردید کرنے سے کوئی منع کرتا ہے۔ اور وہ دنیوی نعمتوں میں بخل نہیں کرتے اور وہ عدل کرنے والوں میں سے ہیں۔

اس لئے میرے نزدیک یہ جائز نہیں کہ ہندوستان کی مسلم رعایا بغاوت کی راہ پر چلے اور اس محسن سلطنت پر اپنی تلواریں اُٹھائے یا اس معاملے میں کسی اور کی اعانت کرے اور کسی مخالف سے قول، فعل، اشارہ یا مال یا مفسدانہ تدابیر کے ذریعہ کسی شرارت میں تعاون کرے بلکہ یہ سارے امور قطعی طور پر حرام ہیں۔ اور جس نے ان امور (ممنوعہ) کا ارادہ کیا تو اُس نے اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کی اور وہ کھلا کھلا گمراہ ہو گیا۔ بلکہ شکر واجب ہے۔ اور جو لوگوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ محسن کو اذیّت دینا شرارت اور خباثت ہے اور انصاف اور اسلامی دیانت کے طریق سے نکل جانا ہے۔ اور اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اور پادریوں میں سے جو لوگ انجیل اور اُس کی باطل اور محرف تعلیمات کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ بھی اپنے ہاتھوں سے ہم پر ظلم نہیں کرتے اور ہم پر تلوار نہیں اُٹھاتے اور اپنے مذہب کی خاطر ہماری قوم سے نہیں لڑتے اور نہ ہماری اولاد کو قید کرتے ہیں اور نہ ہمارے مال چھینتے ہیں۔ بلکہ اُن کا شر ہم تک (اُن کی) فتنہ خیز تالیفات، اور گمراہ کن تقریروں اور ہمارے سید اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور فرقان کریم اور اُس کی تعلیم کو ردّ کرتے ہوئے پہنچتا ہے۔ اور حکومت برطانیہ کسی بھی معاملے میں ان (پادریوں) کی مدد نہیں کرتی اور نہ ہی اُنہیں مسلمانوں پر ترجیح دیتی ہے۔ بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس عادل حکومت نے ہر قوم کو پوری آزادی دے رکھی ہے۔ اور قانون کی حد تک اُنہیں اجازت دی ہے۔ پس لوگ ان کے قانون کی رعایت رکھتے ہوئے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ اور ہر مذہب دوسرے مذہب کا ردّ کرتا ہے۔ اور اِن علاقوں میں مناظرے سمندر کی موجوں کی طرح جاری و ساری ہیں۔ اور حکومت ان میں مداخلت نہیں کرتی اور وہ اُنہیں بحث مباحثہ کرنے دیتی ہے۔“

(حمامۃ البشریٰ اُردو ترجمہ صفحہ 131 تا 136)

یہاں نہایت اختصار کے ساتھ یہ بتانا ضروری ہے کہ انگریزی حکومت سے قبل خاص طور پر پنجاب میں مذہبی آزادی بالکل نہیں تھی۔ مذہبی رسومات کی ادائیگی پر سخت سزا دی جاتی تھی۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ مامور تھے اور تبلیغ و اشاعت اسلام آپ کا فرض منصبی تھا اس لئے انگریزی حکومت میں مکمل مذہبی آزادی سے آپ بہت خوش تھے۔ نہ صرف یہ کہ تمام مذہبی افعال و اعمال بے روک ٹوک ادا کئے جا سکتے تھے بلکہ اپنے مذہب کی تبلیغ بھی کی جا سکتی تھی اور دوسرے مذاہب کی علم و حکمت اور دلائل کے ساتھ تردید بھی کی جا سکتی تھی۔ اور آپ نے آخری دم تک پوری جانفشانی کے ساتھ یہ کام کیا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس شدّت کے ساتھ، جس جوش اور ولولہ کے ساتھ، کثرتِ دلائل کے ساتھ، قانون قدرت اور قانون فطرت کی مثالوں کے ساتھ، الوہیت مسیح کی تردید فرمائی ہے اس کی کوئی نظیر چودہ سو سال میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ تو ایسے میں بھلا کون بے وقوف یہ کہے گا کہ آپ انگریزوں کا خودکاشتہ پودا ہیں۔ الوہیت مسیح کے خلاف آپ کے سینہ میں وہ جوش موجزن تھا کہ طوفانی سمندر کا جوش بھی اس کے سامنے ہیچ ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر قرآن و حدیث سے بائبل سے تاریخ سے دلائل و براہین کے انبار لگا دیئے جس سے عیسائیت کی عمارت یکدم زمین بوس ہو جاتی ہے، ایسے میں کون جاہل یہ کہے گا کہ آپؑ کو انگریزوں کی طرف سے کھڑا کیا گیا تھا۔ کیا انگریزوں نے آپؑ کو اسی لئے کھڑا کیا تھا کہ آپؑ اُن کے خدا کو مار دیں اور اُن کی مذہبی عمارت کو زمین بوس کر دیں؟

آپ نے عیسائی پادریوں کو دجال قرار دیا۔ جابجا اُن کے دجل کو اپنی کتابوں میں آشکار کیا۔ انجیل کی خوب خبر لی۔ اس کی ناقص تعلیمات کا اپنی کتب میں قرآن مجید کی تعلیم سے موازنہ کیا اور ان کا ناقابل عمل ہونا ثابت کیا۔ غرض یکہ عیسائیت کا ایسا استیصال کیا کہ اس سے زیادہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ پھر ایسے میں کون کم عقل یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ انگریزوں کا لگایا ہوا پودا ہیں۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوری زندگی انگریزی حکومت سے کسی قسم کا کوئی مفاد حاصل نہیں کیا۔ آپ نے انگریزی حکومت کی جو تعریف کی ہے وہ ایک مامور من اللہ کی حیثیت سے حق پر مبنی اور برمحل تعریف کی ہے۔ آئندہ شمارہ میں ہم یہ ثابت کریں گے کہ جماعت احمدیہ اور اس کے بانی پر خودکاشتہ پودا کا الزام لگانے والے، یہودی و نصاریٰ کی پشت پناہی کا بہتان باندھنے والے، دُنیاوی مفاد کی خاطر انگریزی حکومت کی خوشامد اور تعریف میں قصیدے پڑھتے رہے اور ان سے دُنیاوی مفاد حاصل کرتے رہے۔ (منصور احمد مسرور) ☆

خطبہ جمعہ

حضرت جابر بن عبداللہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ان کے باغ کے پھل میں غیر معمولی برکت اور قرض کی ادائیگی کے لئے خصوصی اہتمام کی تاکید

مکرم بلال ادلبی صاحب آف سیریا اور مکرمہ سلیمہ میر صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ کراچی کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30؍مارچ 2018ء بمطابق 30؍امان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت جابر بن عبداللہ تھے اور یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کے بیٹے تھے۔ عبداللہ بن عمرو بن حرام وہی صحابی ہیں جن کے ذکر کے حوالے سے چند جمعہ پہلے میں نے بتایا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا تھا کہ تمہاری کیا خواہش ہے؟ بتاؤ میں پوری کروں۔ تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ میری خواہش ہے کہ دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجا جاؤں اور پھر تیری راہ میں شہید ہو جاؤں۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنّت کے خلاف ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو نہیں ہو سکتا کیونکہ مرنے والے دوبارہ دنیا میں نہیں لوٹائے جاتے۔ (سنن الترمذی ابواب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ آل عمران حدیث 3010)۔ اس کے علاوہ بتاؤ کیا بات ہے۔ تو بہرحال اس سے ان کی قربانی کے معیار اور اللہ تعالیٰ کے ان سے غیر معمولی سلوک کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ اپنے عظیم المرتبت صحابی باپ کے بیٹے تھے اور بچپن میں ہی بیعت عقبہ ثانیہ کے دوران انہوں نے بیعت کی تھی۔

(اسد الغابہ جلد اوّل صفحہ 492 جابر بن عبداللہ بن حرامؓ مطبوعہ دار العلمیۃ بیروت 1996ء)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کے واقعہ میں یہ بھی ذکر ہوا تھا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا تھا کہ یہودی سے لیا ہوا میرا جو قرض ہے میری شہادت کے بعد اس کو باغ کے پھل کو فروخت کر کے ادا کر دینا۔

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ھل یخرج المیت من القبر واللحد لعلۃ حدیث 1351) (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد 8 صفحہ 244 حدیث 1351 کتاب الجنائز باب ھل یخرج المیت من القبر واللحد لعلۃ مطبوعہ دار احیائ التراث العربی بیروت 2003ء)

روایت کے مطابق انہوں نے وہ قرض ادا کیا۔ اس کے علاوہ بھی اس زمانے میں رواج تھا کہ باغوں اور فصلوں کے مقابل پر قرض لیا جاتا تھا۔ حضرت جابر بھی اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے قرض لیتے تھے۔ اس کا ایک تفصیلی واقعہ کا ذکر ملتا ہے کہ کس طرح آپ نے قرض کی واپسی کے وقت یہودی سے کہا کہ باغ کی آمد کم ہوئی ہے یا امکان ہے کہ پھل تھوڑا ہے آمد کم ہوگی اس لئے قرض کی وصولی میں سہولت دے دو۔ کچھ حصہ لے لو، کچھ آئندہ سال لے لو۔ لیکن وہ یہودی کسی قسم کی سہولت دینے کو تیار نہ ہوا اور پھر اس پریشانی میں جابر بن عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں پتہ چلا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کو سفارش کی لیکن وہ نہ مانا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اپنے اس صحابی سے اس کے قرض اتارنے کے سلسلہ میں شفقت فرمائی۔ دعا کی۔ اور کس طرح پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ اس کا ذکر روایات میں ملتا ہے۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ بعض یہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو یعنی حضرت جابر کے والد جو تھے ان کے قرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں یہ واقعہ بیان کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے بیٹے کو قرض اتارنے کے سلسلہ میں نصیحت فرمائی تھی۔ بہرحال اس وقت پھل کم لگا تھا اور اس قرض کی ادائیگی مشکل تھی۔ پھر جیسا کہ میں نے بتایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک معاملہ پہنچا لیکن صحیح بخاری میں جو روایت ملتی ہے اس سے لگتا ہے کہ یہ بعد میں کسی وقت کا واقعہ ہے۔ بہرحال جو بھی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے صحابہ سے شفقت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبولیت دعا کا معجزہ جس طرح بھی یہ بیان کیا جائے اس سے ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا جو میرے کھجوروں کے باغ کا نیا پھل تیار ہونے تک مجھے قرض دیا کرتا تھا۔ میری یہ زمین رومہ نامی کنوئیں والے راستہ پر واقع تھی۔ ایک بار سال گزر گیا مگر پھل کم لگا اور پوری طرح تیار بھی نہ ہوا۔ پھل کی برداشت کے موسم میں وہ یہودی حسب معمول اپنا قرض وصول کرنے آ گیا جبکہ اس سال میں نے کوئی پھل نہ توڑا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے مزید ایک سال کی مہلت مانگی لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اس کی نیت یہ تھی کہ اس طرح شاید یہ پورے کا پورا باغ میرے قبضہ میں آ جائے۔ تو اس واقعہ کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے صحابہ کو فرمایا کہ چلو ہم یہودی سے جابر کے لئے مہلت طلب کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مع چند صحابہ کے میرے باغ میں تشریف لائے اور یہودی سے بات کی۔ مگر یہودی نے کہا۔ اے ابوالقاسم! میں اسے مہلت نہیں دوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا۔ یہودی کا یہ رویّہ دیکھ کر آپ نے کھجور کے درختوں میں ایک چکر لگایا پھر آ کر یہودی سے دوبارہ بات کی۔ لیکن اس نے پھر انکار کر دیا۔ کہتے ہیں اس دوران مَیں نے باغ سے کچھ کھجوریں توڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیں جو آپ نے تناول فرمائیں۔ پھر فرمایا جابر یہاں تمہارا جو باغوں میں چھپّر سا ہوتا ہے آرام کرنے کی جگہ ہوتی ہے وہ کہاں ہے؟ میں نے بتایا تو آپ نے فرمایا کہ میرے لئے وہاں چٹائی بچھا دو تا کہ میں کچھ دیر آرام کروں۔ کہتے ہیں میں نے تعمیل ارشاد کی۔ آپ وہاں سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو میں پھر مٹھی بھر کھجوریں لایا۔ آپ نے ان میں سے کچھ کھائیں۔ پھر کھڑے ہوئے اور یہودی سے دوبارہ بات کی مگر وہ نہ مانا۔ آپ نے دوبارہ باغ کا چکر لگایا اور مجھ سے فرمایا جابر کھجوروں سے پھل اتارنا شروع کرو اور یہودی کا قرض ادا کرو۔ میں نے پھل اتارنا شروع کیا۔ اس دوران آپ کھجوروں کے درختوں میں کھڑے رہے۔ کہتے ہیں میں نے پھل توڑ کر یہودی کا سارا قرضہ ادا کر دیا اور کچھ کھجوریں بچ گئیں۔ میں نے حضور کی خدمت میں یہ خوشخبری عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

(صحیح البخاری کتاب الأطعمہ باب الرطب والتمر ......الخ حدیث 5443)

یعنی یہ جو معجزہ ہوا۔ یہ جو غیر معمولی واقعہ ہوا اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ میری دعائیں سنتا ہے اور میرے کاموں میں برکت ڈالتا ہے۔ پس جہاں اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور قبولیت دعا کی وجہ سے پھل میں برکت کا اہم واقعہ دیکھتے ہیں وہاں قرض کی ادائیگی کے لئے صحابہ کی بے چینی بھی نظر آتی ہے۔ پس یہ روح ہے جو حقیقی مومن کا ایک خاص امتیاز ہونی چاہئے۔ بعض دفعہ ہمیں یہاں اپنے معاشرے میں نظر آتا ہے کہ احمدی کہلا کر پھر اس کی فکر نہیں کرتے اور قرض اتارنے کے معاملے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔ سالوں گزر جاتے ہیں مقدمے چل رہے ہوتے ہیں۔ پس ہمیں بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ یاد رکھنے چاہئیں کہ میری بیعت میں آنے کے بعد پھر صحابہ کے نمونوں کو اپنے اوپر لاگو کرو۔ وہ اپناؤ۔ تبھی وہ خوبصورت معاشرہ قائم ہو سکتا ہے جو مہدی اور مسیح کے آنے کے بعد قائم ہونا تھا۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 413)

قرض کی ادائیگی کی اہمیت کے بارے میں بھی حضرت جابر سے ایک روایت بیان کی جاتی ہے لیکن اس سے پہلے ایک واقعہ بیان کر دوں کہ بعض روایت میں آتا ہے کہ جب یہ پتہ لگا قرض ادا ہو گیا ہے حضرت عمر بھی وہاں آئے۔ حضرت عمر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے پوچھو کیا واقعہ ہوا۔ تو آپ نے کہا مجھے پوچھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جب آپ نے باغ کا ایک چکر لگایا تھا تو مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اب یہ پورے کا پورا قرض اس کا ادا ہو جائے گا۔ اور جب دوسرا چکر لگایا تو مزید پختہ یقین ہو گیا۔

(صحیح البخاری کتاب الاستقراض باب اذا قصا او جازفہ فی الدین ......الخ حدیث 2396، کتاب الھبۃ باب اذا وھب دینا علیٰ رجل حدیث 2601)

جیسا کہ میں نے کہا اس قرض کی ادائیگی کی اہمیت کے بارے میں حضرت جابر سے ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک صحابی پر دو دینار کا قرض تھا اور اس کی وفات ہو گئی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ اس پر دوسرے صحابی نے یہ ضمانت دی کہ میں ذمہ داری لیتا ہوں قرض اتارنے کی تو اس بات پر پھر آپ نے جنازہ پڑھایا۔ اور اگلے دن پھر اس ذمہ لینے والے سے پوچھا کہ تم نے جو دو دینار اپنے ذمہ لئے تھے وہ ادا بھی کر دیئے ہیں کہ نہیں؟

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 105-104 حدیث 14590 مسند جابر بن عبداللہؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998)

پس یہ اہمیت ہے قرض کی ادائیگی کی اور یہ فکر ہونی چاہئے۔ لیکن حضرت جابر سے یہ بھی روایت ملتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مومن مال چھوڑ جائے تو یہ اس کے اہل و عیال کو ملتا ہے جو بھی جائیداد چھوڑے گا۔ اور اگر کوئی قرض چھوڑ جائے اور جائیداد بھی ہو اور ترکہ میں اس کی گنجائش نہ ہو کہ پورا قرض ادا

ہو سکے یا بے سہارا اولاد چھوڑ جائے تو اس کی بے سہارا اولاد اور قرض کی ادائیگی کا انتظام کیا جائے گا۔(صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ حدیث 2005) یعنی حکومت یہ کرے گی۔ ذمہ دار لوگ یہ کریں گے۔ یتیم کی پرورش اور اس کا اخراجات کا انتظام کرنا اس کی بہت زیادہ تلقین اسلام میں کی گئی ہے۔ اسی وجہ سے آپ نے یہ فرمایا کہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ لگتا ہے کہ یہ دو جو مختلف روایتیں ہیں۔ ایک طرف تو آپ نے دو دینار قرض والے کا جنازہ پڑھنے سے انکار کیا دوسری دفعہ آپ نے فرمایا کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہ دو مختلف مواقع لگ رہے ہیں۔ پہلے تو بلا وجہ قرض لینے والوں کو یہ سمجھانے کے لئے ہے کہ قرض کی بڑی اہمیت ہے اور اس کے لواحقین کو اور قریبیوں کو اس ذمہ داری کو ادا کرنا چاہئے۔ اور دوسرے موقع پر اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری قرار دی گئی ہے کہ یتیم بچوں کی پرورش اور مرنے والے کی اگر جائیداد قرض اتارنے کی کفیل نہ ہو سکے تو اس کی ادائیگی کرنی چاہئے۔ پس یہ ہے اسلامی حکومتوں کے لئے ایک سبق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا کہ کس طرح اسلامی حکومتوں کو اپنی رعایا کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن بدقسمتی سے سب سے زیادہ رعایا کے حقوق جو مارے جا رہے ہیں وہ اسلامی حکومتوں میں ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت جابر پر شفقت کا ایک اور واقعہ بھی ملتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ مَیں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات سنی وہ بیان کریں۔ حضرت جابر نے کہا کہ میں ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھا۔ راوی کہتے تھے کہ میں نہیں جانتا سفر جنگ کا تھا یا عمرہ کا۔ بہرحال جب ہم مدینہ کی طرف لوٹے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے گھر والوں کے پاس جلدی جانا چاہتا ہو وہ جلدی چلا جائے۔ حضرت جابر کہتے تھے کہ یہ سن کر ہم جلدی جلدی چلے اور میں اپنے ایک اونٹ پر سوار تھا جس کا رنگ خاکی تھا۔ کوئی داغ نہ تھا۔ لوگ میرے پیچھے تھے۔ میں اسی طرح جا رہا تھا کہ وہ اونٹ اَڑ گیا۔ چلنے سے انکار کر دیا۔ میرے چلانے سے بھی نہ چلا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو مجھے کہا کہ جابر ذرا مضبوطی سے اس کے اوپر بیٹھو اور یہ کہہ کر آپ نے اس کو اپنے کوڑے سے ایک ضرب لگائی تو اونٹ اپنی جگہ سے کود کر چل پڑا اور اس کے بعد بڑی تیزی سے چلنا شروع ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس اونٹ کو بیچتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں بیچتا ہوں۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی صحابہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ گیا اور اس اونٹ کو مسجد کے سامنے پتھر کے فرش کے ایک کونے میں باندھ دیا۔ میں نے آپ سے کہا یہ آپ کا اونٹ ہے۔ آپ باہر نکلے اور آپ نے اس اونٹ کے اردگرد چکر لگایا۔ فرمایا یہ اونٹ ہمارا اونٹ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے کئی اوقیے بھیجے اور فرمایا یہ جابر کو دے دو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے قیمت پوری کی پوری لے لی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں لے لی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ قیمت اور یہ اونٹ تمہارا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الجہاد باب من ضرب دابۃ غیرہ فی الغزو حدیث 2861) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت فرماتے ہوئے اس اونٹ کو بھی واپس کر دیا اور قیمت بھی ادا کر دی۔

ہوسکتا ہے یہ بھی وجہ ہو کہ ایک روایت میں یہ بھی ملتا ہے کہ پانی لانے کے لئے یہ اونٹ استعمال ہوتا تھا اور حضرت جابر کے ماموں اور رشتہ دار بھی اس کو استعمال کرتے تھے۔ انہوں نے اعتراض بھی کیا کہ کیوں تم نے بیچ دیا۔ اب ہم پانی کس طرح لائیں گے۔ (صحیح البخاری کتاب الجہاد باب استئذان الرجل الامام حدیث 2967) تو بہرحال یہ شفقت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو اور ان صحابہ کو جنہوں نے خاص قربانیاں دی ہوں ان کے بچوں کے ساتھ یہ فرمایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند کرے اور یہ مختلف واقعات جو میں بیان کرتا رہتا ہوں ہمیں بھی توفیق دے کہ ان نیکیوں کو جاری رکھیں اپنے اوپر بھی لاگو کریں۔

اس مختصر خطبہ کے بعد اب میں دو مخلصین کا ذکر خیر کروں گا۔ پہلے ہیں مکرم بلال ادلبی صاحب سیریا کے گزشتہ دنوں کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہوئے اور 17/مارچ 2018ء کو رات ڈیڑھ بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بلال صاحب 1978ء میں پیدا ہوئے جب مرحوم کی عمر 17 سال تھی تو ان کے احمدی بھائی نے ان کو ڈاکٹر مسلّم الدروبی صاحب کی کمپنی میں ملازمت دلوائی جہاں انہیں جماعت اور احمدیوں سے تعارف حاصل ہوا۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے بیعت کر لی۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ سیریا میں 2010ء سے ہم مختلف احمدیوں گھروں میں نمازیں ادا کرتے آ رہے ہیں۔ اس سال جب ہم قادیان سے لوٹے تو میں نے اس گروپ کے ساتھ نماز ادا کرنی شروع کی جو بلال صاحب کے گھر نماز ادا کرتا تھا۔ اس بات پر کہ انہوں نے میری وجہ سے بیعت کی تھی انہوں نے بڑے جوش سے میرا استقبال کیا۔ مہمان نوازی تو ان کی عادت تھی ہی لیکن اس بات کی شکرگزاری کرتے تھے کہ آپ کی وجہ سے مجھے احمدیت کا راستہ ملا اور بڑی آؤ بھگت کرتے تھے۔ صدر صاحب جماعت ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ بلال صاحب کی سپورٹس گارمنٹس کی دوکان تھی۔ وہ کپڑوں میں سب محتاج بھائیوں کی مدد کرتے تھے یہاں تک کہ اگر ان کی دوکان پر کپڑا نہ ہوتا تو وہ کہیں سے خرید کر مہیا کر دیتے۔ بڑے غیرت مند تھے۔ کسی احمدی کو اس حال میں نہ دیکھ سکتے تھے کہ اس کے پاس پہننے کو کچھ نہ ہو۔ اور اگر اسے کوئی تنگی ہوتی تو ہر طرح کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتے۔ اپنے بچوں کا بھی بڑا خیال رکھنے والے تھے۔ انہیں بہترین سکولوں میں داخل کروایا۔ کہتے ہیں مرحوم کی وفات سے دو دن پہلے ہم ان کے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے کہ سیکرٹری مال نے بتایا کہ انہوں نے وصیت اور تحریک جدید اور وقف جدید کے تمام واجب الادا چندے ادا کر دیئے ہیں بلکہ نئی زمین خریدی تھی اس کو بھی وصیت میں شامل کروایا۔ بڑی باقاعدگی سے چندوں کا حساب رکھنے والے، ان کی ادائیگی کرنے والے، خدمت خلق کرنے والے، نمازوں اور عبادت کا بڑا اہتمام کرنے والے، خلافت کے ساتھ انتہائی تعلق، ہر خطبہ کو سنتے تھے۔ بلکہ صدر صاحب لکھتے ہیں کہ جب میں خطبہ کا خلاصہ اگلے ہفتہ سناتا تو یہ منہ ڈھانپ کر رونے لگتے تھے اور ہمیشہ کہتے تھے کہ لگتا ہے خلیفہ وقت میرے بارے میں یا مجھ سے بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے پسماندگان میں ایک بیٹا عمر گیارہ سال اور ایک بیٹی عمر بارہ سال چھوڑے ہیں۔ جرمنی میں ان کے بڑے بھائی احمدی ہیں۔ لیکن دو بھائی اور ایک بہن احمدی نہیں اور مخالفت بھی کافی تھی۔ جب ان کے جنازے کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے خود یہ تصرف کیا کہ ان کے بھائی نے کہا کہ آپ لوگ یعنی احمدی جنازہ پڑھ لیں اور ہماری مسجد میں آ کے جنازہ پڑھ لیں۔ کوئی روک نہیں ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سارے لوگوں نے ہمارے پیچھے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔

دوسرا ذکر ہے سلیمہ میر صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ کراچی کا جو عبدالقادر ڈار صاحب کی اہلیہ تھیں۔ یہ بھی 90 سال کی عمر میں 17/مارچ 2018ء کو فوت ہوئی ہیں۔ آپ کے والد میر الٰہی بخش صاحب صحابی تھے جو شیخ پور ضلع گجرات کے تھے۔ انہوں نے 1904ء میں بیعت کی تھی۔ اور سلیمہ میر صاحبہ کی والدہ مریم بیگم صاحبہ مدرسۃ الخواتین قادیان کی تعلیم یافتہ تھیں۔ قرآن کریم کی تدریس سے ان کو خاص شغف تھا۔ 1946ء میں سلیمہ میر صاحبہ کی شادی ہوئی اور تقسیم برصغیر کے بعد یہ کراچی آ گئے۔ اور 1961ء میں یہ لوگ ایران چلے گئے تو وہاں تین چار احمدی گھرانے تھے ان کے لئے نماز جمعہ اور اجلاس وغیرہ کا انتظام کیا۔ 1964ء میں ان کے شوہر فوت ہو گئے اور اس کے بعد یہ اپنے بھائی میر امان اللہ صاحب کے پاس کراچی آ گئیں۔ آٹھ بچوں کی پرورش کے ساتھ تعلیم کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ انہوں نے پھر بی۔اے تک تعلیم حاصل کی۔ ساتھ ہی لجنہ کے دفتر میں کام کرنا شروع کر دیا۔ ڈاک کے جواب دینے کا کام کیا۔ پھر مختلف حیثیتوں سے ان کو کراچی میں لجنہ کا کام کرنے کی توفیق ملی۔ 1981ء میں جب منتظمہ کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو منتظمہ کمیٹی کی صدر نامزد کیا۔ کہتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جب مجھے کمیٹی کا صدر مقرر کیا تو جب یہ اعلان کیا تو میری عجیب کیفیت تھی۔ مَیں سکتے کے عالم میں تھی کہ یہ ذمہ داری کس طرح اٹھاؤں گی۔ کہتی ہیں ایک طرف اطاعت امام اور دوسری طرف میری کم مائیگی اور وسیع پیمانے پر کام کرنے کا تجربہ بھی نہ ہونے کا احساس تھا۔ کہتی ہیں میں دعاؤں میں لگ گئی۔ گڑگڑا کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگی۔ کام شروع کیا اور جلدی جلدی مجلس عاملہ کے اجلاس بلائے۔ قیادتوں کے دورے کئے اور ان سب کے سامنے اطاعت اور تنظیم سے وابستگی، اسلامی اخلاق اپنانے، بدعات کے خلاف جہاد کرنے، ناجائز اعتراضات سے بکلّی پرہیز کرنے، بعضوں کو عادت ہوتی ہے عورتوں کو خاص طور پہ، اب تو مردوں کو بھی بہت ہے کہ بلا وجہ نظام پہ اعتراضات شروع کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری مجلس میں کسی قسم کا اعتراض نہیں ہونا چاہئے اور کثرت سے استغفار کی طرف بار بار توجہ دلائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بھی خط لکھتی تھیں۔ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ کا تصرف ہوا کہ کراچی کی جماعت کی لجنہ ترقی کرنے لگیں۔ 1961ء سے انہوں نے ایران میں لجنہ کا کام شروع کیا تھا پھر پاکستان میں اور پھر 1986ء میں جب لجنہ کراچی کا مرکزی لجنہ سے دوبارہ الحاق ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو صدر لجنہ کراچی نامزد فرمایا اور انہوں نے 1986ء سے 1997ء تک صدر لجنہ کراچی کے فرائض سرانجام دیئے۔ لجنہ کراچی نے کتب کی اشاعت کے سلسلہ میں آپ کے دَور میں بڑا کام کیا جن میں ساٹھ کتب اور دو مجلّے آپ کے دورِ صدارت میں شائع ہوئے۔ آپ کے دَور میں داعیہ الی اللہ کی کلاس کا آغاز بھی ہوا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ اچھا کام کر رہی ہیں کہ دل سے دعائیں اٹھتی ہیں۔ اللہ آپ کی عمر اور صحت اور خوشیوں میں برکت

کلامُ الامام

”یاد رکھو کہ عالمِ ربانی سے یہ مُراد نہیں ہوا کرتی کہ وہ صَرف ونحو یا منطق میں بے مثل ہو بلکہ عالمِ ربانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 231)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”اللہ تعالیٰ نے سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآنِ شریف میں اس اُمت کو دیا ہے۔“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 232)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

دے اور پھر آگے آپ کے مخلص ساتھیوں کو دنیا و آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے۔

ان کے کام کے بہت سارے واقعات ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے، خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کی خدمات کو بہت سراہا۔ ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے لکھا کہ آپ کی طرف سے لجنہ کراچی کی رپورٹ اور نہایت پُرخلوص جذبات عقیدت پہنچے۔ میں آپ سب کے جذبات عقیدت اور اخلاص کی دل کی گہرائیوں سے قدر کرتا ہوں اور اپنے رب سے ہمیشہ آپ کے لئے بھلائی کا طالب رہتا ہوں اور یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ دن پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ لوٹا دے جن کی یادیں مجھے بہت عزیز ہیں۔

سلیمہ میر صاحبہ 36 سال کی عمر میں بیوہ ہوگئی تھیں۔ ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ لیکن کبھی کسی قسم کی بے صبری اور ناشکری کا کلمہ ان کے منہ سے نہیں سنا۔ ہمیشہ ہر بات میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتیں اور ہمیشہ مثبت سوچ رکھتی تھیں اور بچوں میں بھی یہ چیز دیکھنا چاہتی تھیں۔ ان کی ایک بیٹی کہتی ہیں کہ میرے شوہر بیمار ہوگئے اور ان کی آخری بیماری ہی تھی۔ کہتی ہیں میری امی یعنی سلیمہ میر صاحبہ میرے پاس آئی ہوئی تھیں۔ جو پہلی چیز مجھے انہوں نے دی وہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھی اور کہا کہ میں نے بھی تمہارے ابّا کی وفات کے بعد ملفوظات کے ساتھ زندگی گزاری ہے اور سب کچھ خدا کے حوالے کر دیا ہے۔ اور یہ کہا کرتی تھیں کہ سب محبتوں پر حاوی خدا تعالیٰ کی محبت ہونی چاہئے۔ بیٹی کہتی ہیں کہ جب شوہر کا آخری وقت تھا اور ڈاکٹر نے مجھے سائن (sign) کرنے کے لئے کہا تو میں ضبط نہ کر سکی اور رونے لگی اور روتے ہوئے میری آواز اونچی ہوگئی۔ میری والدہ نے بھی سن لی۔ کہتی ہیں اس وقت مَیں انتہائی تکلیف میں تھی۔ سلیمہ میر صاحبہ وہاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ بیٹی کا خاوند فوت ہو رہا تھا۔ بیٹی انتہائی تکلیف میں تھی۔ کہتی ہیں جب میں ہسپتال سے جانے لگی تو اپنی امی سلیمہ میر صاحبہ کے پاس رکی۔ لیکن امی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا کہ تم میری بیٹی ہو۔ میری بیٹی اتنی بے صبری نہیں ہو سکتی اور تمہاری رونے کی اتنی اونچی آواز کیوں نکلی ہے۔ کہنے لگیں کہ جو صبر اوّل وقت میں ہوتا ہے وہی صبر ہوتا ہے۔ بعد میں تو سب کو صبر آ جاتا ہے۔ کہتی ہیں مجھے نصیحت کی کہ تمہارا شوہر خدا کی امانت تھی۔ اس نے دیا تھا، اس کی چیز تھی، اس نے واپس لے لی۔

چار بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا پیدا ہوا اور کچھ عرصہ بعد اس کی وفات ہوگئی تو بڑے صبر اور حوصلے سے کہتی تھیں کہ اللہ کی امانت تھی اس نے لے لی۔ ہر وقت دعائیں کرنے والی تھیں۔ بچے کہتے ہیں کہ ہمیشہ یہ نصیحت کیا کرتی تھیں۔ پنجابی میں کہتی تھیں کہ ”خلیفے دا لڑ نہیں چھڈ نا“۔ یعنی خلیفہ کا دامن کبھی نہ چھوڑنا۔ خلافت سے وابستہ رہنا۔ پردے کا انتہائی اہتمام کرنے والی تھیں۔ جہاں بھی پردے میں کمزوری دیکھتیں بڑے اچھے انداز میں سمجھا دیتیں تا کہ دوسروں کو بُرا بھی نہ لگے۔ ان کی ایک بیٹی کہتی ہیں کہ میری چھوٹی بہن کے لئے رشتہ آیا تو لڑکے نے کہا کہ پہلے مَیں لڑکی کو دیکھوں گا پھر بات آگے بڑھے گی۔ کہتی ہیں کہ ہم نے امّی سے کہا کہ بہن کو نقاب کی بجائے سکارف میں سامنے کر دیتے ہیں۔ اپنی بیٹی کا رشتہ تھا۔ کہتی ہیں اس پر امّی نے فوراً جواب دیا کہ رشتہ ہوتا ہے تو ہو لیکن نقاب کے بغیر یہ نہیں جائے گی۔ ایک بچی کا لندن میں ڈرائیونگ ٹیسٹ تھا اور انسٹرکٹر مرد تھا تو بیٹی کے ساتھ چل پڑیں کہ مرد کے ساتھ تمہیں اکیلا نہیں جانے دوں گی۔ لوگوں نے مذاق بھی اڑایا۔ لیکن انہوں نے دنیا کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ سر پر سکارف لینے کے لئے یا نقاب لینے کے لئے ہمیشہ کہا کرتی تھیں۔ لجنہ کی جو کتاب ہے جس میں سارے خلفاء کے ارشادات ہیں اس کا نام ہے ”اوڑھنی والیوں کے لئے پھول“۔ تو یہ کہا کرتی تھیں کہ اگر پھول لینا چاہتی ہو تو اوڑھنی لینی پڑے گی۔ پھول تو اسی کے لئے ہیں جو پردہ کرنے والی ہیں۔ ایک نواسی کہتی ہیں کہ جب میری شادی ہونے والی تھی تو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی کتاب میں سے بچی کی رخصتی کے موقع پر کی گئی نصائح کو اَنڈر لائن کر کے مجھے دیا کہ اس کو بار بار پڑھو۔

کہتی ہیں رات دیر تک کنواری لڑکیوں کا فنکشن میں رہنا ان کو پسند نہیں تھا۔ کالج کے زمانے میں ہماری سہیلیوں کے گھر میں کوئی فنکشن ہوتا تو خود ساتھ جاتی تھیں۔

آج کل بھی بہت ساری لڑکیاں رات گزارنے یا Night Spend کے لئے لکھتی ہیں۔ یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ ہماری بچیوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

کہتی ہیں ہماری فجر کی نماز چھوٹ جاتی تو سارا دن ہم سے بات نہیں کرتی تھیں۔ یہ ہمیں ان کی بہت بڑی سزا ہوتی تھی۔ ایک دفعہ یہاں شکاگو امریکہ میں آئی ہوئی تھیں تو ایک فنکشن میں کسی عورت نے میوزک لگایا اور رقص کرنے والے انداز میں اٹھی تو آپ نے پیچھے سے جا کر اس کو پکڑ لیا اور کہنے لگی کہ یہ میوزک بند کر دو۔ تمہیں پتہ نہیں کہ ناچنے والیوں کو کیا کہا جاتا ہے؟

ایک عیسائی لڑکی کو پالا۔ اس کو دعائیں سکھلائیں۔ مختلف اخلاق کی باتیں سکھلائیں۔ بلکہ وہ کہتی تھی کہ میں تو آدھی احمدی ہو چکی ہوں۔

امۃ الباری ناصر صاحبہ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپا سلیمہ میر صاحبہ سے لجنہ کراچی کی طویل خدمت لی۔ آپ اس دنیا میں نہیں رہیں لیکن آپ کی تربیت یافتہ ممبرات دنیا کے کونے کونے میں لجنہ کے کام کرتی ہوئی آپ کا نام اور کام زندہ رکھیں گی۔ آپ کا نام حسن کارکردگی کی مثال بن گیا ہے اور کہتی ہیں ہمیشہ بڑی سرپرستی کیا کرتی تھیں۔ کام سکھایا کرتی تھیں۔ اپنے نام کی ان کو زیادہ خواہش نہیں تھی بلکہ یہ خواہش ہوتی تھی کہ جتنی ان کے ساتھ کام کرنے والی ہیں ان کو کسی طرح کام آ جائے۔ اور جب کتابوں کی اشاعت ہوئی ہے اس میں بھی انہوں نے اپنی ٹیم کو بڑا Encourage کیا۔ آخری عمر میں اکثر ملک سے باہر جانا پڑتا تھا۔ جماعت کا کام متاثر نہ ہو اس لئے خود ہی مرکز کو درخواست دے کر ایک دوسری صدر منظور کروالیں اور بڑی خوبصورتی سے ایک میٹنگ بلائی اور ان کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور مسز بھٹی صاحبہ کو صدر کی کرسی پر بٹھا کر ان کی خدمات کے بارے میں دلنشین تقریر کی اور اطاعت کی تلقین کی اور بڑے وقار سے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگئیں۔ یہ لکھتی ہیں کہ انتقال اقتدار ایسے بھی ہوتا ہے۔

پس وہ لوگ جنہیں بعض دفعہ جماعتی خدمات سے ہٹایا جائے یا ان کی منظوری نہ دی جائے تو اس پر بڑے اعتراض شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے یہ سبق ہے کہ اگر کام مل جائے تو الحمد للہ اور اگر نہیں ملتا تو تب بھی اللہ کا شکر ادا کریں اور کام کرنے کے، جماعت کی خدمت کرنے کے اَور دوسرے طریقے تلاش کریں۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ عہدہ ہی ملے تو کام ہو سکتا ہے۔

پھر یہ کہتے ہیں کہ سب کام معاملہ فہمی اور رازداری سے کرنے والی تھیں۔ دل کی بات کر کے کبھی یہ خدشہ نہیں ہوتا تھا کہ یہ بات کہیں نکل جائے گی۔ بڑی راز رکھنے والی تھیں۔ امۃ الباری ناصر صاحبہ لکھتی ہیں کہ پتہ نہیں کیسے وہ سب کے راز اپنے سینے میں دفن رکھتی تھیں اور یہ بہت بڑی خصوصیت ہے جسکی کمی آج کل مردوں میں بھی ہے۔

امۃ النور صاحبہ کراچی سے لکھتی ہیں کہ سلیمہ میر صاحبہ انتہائی محبت کرنے والی، بے غرض، انتہائی منکسر المزاج، اپنی ذات کو پیچھے رکھ کر دوسروں کے کام کو بے انتہا سراہنے والی، ہنس مکھ خاتون تھیں۔ ایک خوبصورت چہرے کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ نے انہیں خوبصورت اور نرم دل بھی عطا کیا تھا۔ کہتی ہیں مجھے صدر بنایا تو میں نے کہا یہ علاقہ بہت وسیع ہے اور مجھے تجربہ بھی نہیں ہے، سواری بھی میرے پاس نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کوئی بات نہیں تمہارے قریب ہی میری بیٹی رہتی ہے۔ جب ضرورت پڑے، دورے کرنے ہوں تو اس کو کہہ دیا کرو وہ کار مہیا کر دے گی یا مجھے کہہ دیا کرو مَیں اپنی کار بھیج دیا کروں گی اور کسی قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان میں انتہائی خاکساری تھی۔ کارکنات کے ساتھ بیٹھ کر خود کام کروایا کرتی تھیں۔

کراچی کی ایک سیکرٹری اشاعت لکھتی ہیں کہ آپا سلیمہ میر صاحبہ کے ساتھ 1986ء سے کام کرنے کا موقع ملا۔ میں نے انہیں انتہائی غریب پرور اور منکسر المزاج پایا۔ ایک موقع پر کراچی کی پُرجوش خدمت گزار خاتون جو کسی وجہ سے جماعت سے پیچھے ہٹ گئی تھیں ان کے بارے میں پتہ لگا کہ وہ شدید بیمار ہیں اور ان کے پاس جماعت کے بعض نوادرات ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی دعاؤں اور رہنمائی میں آپا سلیمہ صاحبہ کی سرپرستی میں بڑی حکمت سے ان سے رابطہ کیا گیا مگر کچھ حاصل ہونے سے پہلے وہ وفات پا گئیں۔ ان کی ایک رشتہ دار سے کہا کہ اگر ان کا اس طرح کا کوئی سامان آپ کے پاس ہے تو ہم قیمت دینے کے لئے تیار ہیں ہمیں دے دیں کیونکہ یہ جماعت کی تاریخ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات تھے۔ تو ہمیں ایک صندوق مل گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھے ہوئے خطوط تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی تحریرات تھیں اور صندوق بھی تاریخی تھا۔ اس کو بڑی حکمت سے انہوں نے لیا۔ جو احمدی خاتون پیچھے ہٹ گئی تھیں ان کا علاج بھی انہوں نے کروایا۔

ہر لکھنے والے نے یہی لکھا ہے بڑی باوقار، باحوصلہ، صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے والی اور اخلاق فاضلہ کا منہ بولتا ثبوت، خلافت سے وابستہ رہنے والی، خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرنے والی، نیکیوں پر قائم رہنے والی، نیکی کی تلقین کرنے والی، اپنے ہوں یا غیر سب کو ایک طرح نصیحت کرتی تھیں۔ اور یہ نہیں ہے کہ اپنے بچوں سے صَرفِ نظر کر لیا بلکہ اپنی بیٹیوں کو بھی نصیحت کی۔ اور توکّل علی اللہ بہت زیادہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہر وقت راضی ہونے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی، ان کی بیٹیوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ابھی نماز جمعہ کے بعد یہ دونوں جنازہ غائب مَیں پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا
اور نہ تمہاری صورتوں کو بلکہ وہ تمہارے دِلوں کو دیکھتا ہے۔
(مسلم کتاب البرّ والصلۃ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے
اصل میں پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے پر قابو رکھتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

بقیہ دَورہ حضور انور از صفحہ 14

تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب سویڈن نے سویڈن کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

جماعت سویڈن نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے Hisingens نامی جزیرہ میں Eriksberg کے علاقہ میں تین بڑے ہال کرایہ پر حاصل کئے تھے۔ ایک ہال مردوں کے لئے، دوسرا لجنہ کے لئے اور تیسرا ہال کھانے کے لئے۔ یہ ہال سمندر کے کنارے پر واقع ہیں۔ پہلے یہ عمارت بحری جہازوں کی مرمت کے لئے استعمال ہوتی تھی اب اس میں تبدیلی لا کر اسے ہوٹل اور کانفرنس ہالز میں بدل دیا گیا ہے۔

مسجد ناصر گوتھن برگ کے بیرونی احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ اور جلسہ کے افتتاح کے لئے جلسہ گاہ پہنچے جہاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

آج کا دن جماعت سویڈن کے لئے اس لحاظ سے بھی تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ گوتھن برگ سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا ایسا خطبہ ہے جو MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا ہے۔ اس خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ سکینڈے نیوین ممالک کا افتتاح بھی فرمایا۔ اس طرح جماعت سویڈن کی تاریخ میں یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ ہے جس میں حضور انور کے خطابات MTA پر Live نشر ہوئے۔ الحمد للہ۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے بعد تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ مسجد ناصر گوتھن برگ تشریف لے آئے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج گوتھن برگ، سٹاک ہالم، کالمار اور Jonkoping کی جماعتوں سے آنے والی 26 فیمیلیز کے 74 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ یہ ملاقاتیں رات آٹھ بجے تک جاری رہیں۔

سوا آٹھ بجے حضور انور نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی جس میں حضور انور نے چار بچوں اور دس بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ بچے اور بچیاں اپنے اپنے قرآن کریم ساتھ لے کر آئے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت باری باری ان سب کے قرآن مجید پر اپنے دستخط فرمائے۔ تقریب آمین کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سویڈن کے نیشنل ٹی وی چینل میں کوریج

آج سویڈن کے نیشنل ٹی وی چینل TV4 نے حضور انور کی سویڈن آمد، مسجد کی توسیع اور نئی تعمیر اور جلسہ سالانہ کے حوالہ سے خبریں نشر کیں۔ اس ٹی وی نے دن میں تین مختلف اوقات میں اپنی خبروں میں بتایا کہ گوتھن برگ سویڈن کی پہلی مسجد جس کی نئی تعمیر کا اب افتتاح ہو رہا ہے اسلام میں ایک اقلیت گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ باقاعدہ واحد اور صحیح مسجد ہے۔ ان دنوں احمدی احباب دل کی گہرائیوں سے اپنے امام کی آمد کے منتظر تھے۔ ان کے پاس کوئی معمولی انسان نہیں آیا بلکہ خلیفۃ المسیح خود اُن سے ملنے آئے ہیں جو کہ احمدیہ جماعت کے روحانی مذہبی رہنما ہیں۔

اس کے بعد مسجد ناصر سویڈن کا منظر دکھایا گیا اور مسجد کے اندر کا حصہ بھی دکھایا گیا اور ساتھ بتایا گیا کہ عنقریب خلیفۃ المسیح نماز پڑھانے آئیں گے۔ اس کے بعد حضور انور کو مسجد میں آتے دکھایا گیا اور ساتھ بتایا گیا کہ خلیفۃ المسیح نماز پڑھانے تشریف لائے ہیں۔ بتایا گیا کہ سویڈن میں قریباً آٹھ صد احمدی مسلمان ہیں۔ اسی طرح گوتھن برگ میں دوسرے فرقوں کے تیس ہزار مسلمان ہیں لیکن گوتھن برگ کی مسجد واحد احمدیہ مسجد ہے۔ اس دوران حضور انور کو نماز پڑھاتے دکھایا جاتا رہا۔ نماز کے بعد حضور انور کو مسجد سے باہر جاتے ہوئے بھی دکھایا گیا۔

خبروں میں یہ بھی دکھایا گیا کہ احمدیت کو ماننے والے پورے سکینڈے نیویا سے یہاں گوتھن برگ پہنچ رہے ہیں اور اس وقت کی نماز صرف ایک نمونہ ہے۔ مگر اس کے باوجود جو یہاں موجود ہیں ان کے لئے بہت بڑا Experience ہے۔ خبروں میں سویڈن کے ایک پروفیسر اوکے سانڈر (Ake Sander) کا انٹرویو بھی دکھایا گیا جس نے کہا کہ یہاں گوتھن برگ میں ایک چھوٹی سے جماعت ہے جو شاید پانچ صد کے قریب ہو لیکن یہ ایک بہت بڑی مسجد بنانے میں کامیاب ہوگئی ہے۔

سویڈن کے نیشنل ٹی وی چینل TV2 نے بھی اپنی خبروں میں حضور انور کی سویڈن میں آمد اور جلسہ سالانہ کے انعقاد کا ذکر کیا۔ اس چینل نے اپنی خبروں میں بتایا کہ گوتھن برگ میں احمدیہ مسلم جماعت کے قریباً چار صد ممبر رہتے ہیں جو کہ اسلام میں ایک فرقہ ہے۔ ان کے سب سے بڑے مذہبی رہنما گوتھن برگ تشریف لائے ہیں اور اپنی جماعت کی مسجد کو بھی وزٹ کر رہے ہیں۔ توسیع کے ساتھ اس نئی تعمیر ہونیوالی مسجد کا دوبارہ افتتاح ہو رہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ شروع ہو رہا ہے جس میں تمام سکینڈے نیویا سے احمدی شریک ہو رہے ہیں۔ گوتھن برگ کی جماعت اس بات کو اپنے لئے باعث فخر اور بہت بڑا اعزاز سمجھتی ہے کہ ان کے پانچویں خلیفہ ان کے پاس جلسہ میں تشریف لائے ہیں۔ احمدیہ جماعت گوتھن برگ اپنے خلیفہ کا استقبال کرنا اپنے لئے بہت بڑا اعزاز سمجھتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح دو صد ملین احمدیوں کے مذہبی رہنما ہیں۔ ان خبروں کے درمیان حضور انور کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے دکھایا جاتا رہا۔

خبروں میں بعض انٹرویوز کے حوالہ سے بتایا گیا کہ احمدیت وہ واحد اسلامی فرقہ ہے جو کہ امن پسند ہے اور قیام امن کے لئے کوشش کرتا ہے۔ گوتھن برگ میں ہفتہ کی شام منعقد ہونے والی تقریب کے بارہ میں بتایا گیا کہ اس میں بہت سے ممبر پارلیمنٹ اور دوسرے مہمان شامل ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سلوگن ’’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کے بارہ میں بتایا گیا۔

نیشنل ٹی وی TV4 نے اپنی شام کی خبروں میں بعض مزید امور کا اضافہ کیا اور گوتھن برگ کی احمدیہ مسجد ناصر کے بارہ میں کہا گیا کہ اس مسجد کے بارہ میں ہم مزید بتائیں گے جہاں ہمارا نمائندہ گیا تھا۔ بتایا گیا کہ کل گوتھن برگ کی توسیع ہونے والی نئی مسجد کا دوبارہ افتتاح ہو رہا ہے یہ مسجد مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے گروپ کی ہے لیکن زیادہ تر مسلمانوں کے پاس کوئی مسجد نہیں ہے۔ گوتھن برگ کی مسجد ناصر کے بارہ میں شاید کوئی کہے کہ یہ مسجد تمام مسلمانوں کی مسجد ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ احمدیوں کی مسجد ہے۔ مسجد ناصر کی تصویر سکرین پر مسلسل دکھائی جاتی رہی۔

اس کے بعد ایک سکول کی عمارت دکھائی گئی اور بتایا گیا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں دوسرے مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ جرنلسٹ نے بتایا کہ اور بھی کئی ایسی جگہیں ہیں جہاں مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔ اگر کوئی مسجد انہیں بھی مل جائے تو یہ ان کے لئے بہت اہم بات ہوگی۔

اس کے بعد بتایا گیا کہ مسلمانوں کا مسجد کا پلان کافی دیر سے ہے لیکن مسئلہ مالی امور کا ہے۔ اب ان کی مسجد کمیٹی عرب ممالک سے گفت وشنید کر رہی ہے۔ جرنلسٹ نے ایک مسلمان امام سے پوچھا کہ کیا دس سال تک آپ کی کوئی مسجد بن جائے گی جس پر امام نے بتایا کہ وہ امید کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کی مسجد ناصر گوتھن برگ دکھائی گئی اور بتایا گیا کہ یہ 70ء کی دہائی میں بنائی گئی اور احمدیہ جماعت کے ممبرز نے خود اس کا سارا خرچ برداشت کیا۔ بظاہر یوں لگتا ہے کہ احمدی لوگ گوتھن برگ کے 30 ہزار مسلمانوں سے زیادہ امیر ہیں۔ اب کچھ عرصہ قبل اس مسجد کی توسیع ہوئی ہے اور نئی تعمیر ہوئی ہے مگر اس کا افتتاح اس انتظار میں نہ کیا گیا کہ جماعت کے عظیم خلیفہ آئیں تو اس کا افتتاح فرمائیں۔ یہاں حضور انور کو نماز پڑھاتے ہوئے دکھایا گیا۔ اسکے بعد جلسہ سالانہ کی خبر دی گئی اور آخر پر بتایا گیا کہ ایک وزیر Lena Hellengren بھی وزٹ کرنے آرہی ہیں اور ہفتہ کی شام چھ بجے مسجد کے افتتاح کیلئے تقریب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ٹی وی چینلز نے اپنی خبروں میں نصف سے زائد وقت حضور انور کی سویڈن میں آمد اور مسجد اور جلسہ کے پروگرام کے بارہ میں دیا ہے۔ ڈنمارک کی طرح سویڈن میں بھی حضور انور کے مبارک قدم پڑتے میڈیا اور پریس نے کھلی بانہوں سے حضور انور کا استقبال کیا ہے اور اپنے دل احمدیت کے پیغام کے لئے کھول دئے ہیں جبکہ پہلے کبھی اس طرح نہیں ہوا۔ الحمد للہ، ثم الحمد للہ۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 28 اکتوبر 2005ء)

......☆......☆......☆......

مقابلہ انعامی مقالہ نویسی ـــ بابت سال 19-2018ء

منجانب: نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

نظارت تعلیم قادیان کی جانب سے امسال ہندوستان کے احمدی مرد و خواتین، طلبا و طالبات کے لیے درج ذیل عنوان انعامی مقالہ کے لیے مقرر کیا جاتا ہے:

’’فعال داعی الی اللہ کی ذمہ داریاں و فرائض، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں‘‘

Duties and Responsibilities of an active Dai Ilallah
According to the instructions of Huzoor Aqdas (aba)

مقالہ نگار درج ذیل امور کو ضرور ملحوظ رکھیں:

☆ اس مقالہ میں احمدی احباب مرد و خواتین طلبا و طالبات ہی شامل ہیں۔ البتہ مبلغین، معلمین کرام، طلبا جامعہ احمدیہ قادیان شامل نہیں ہیں۔

☆ یہ امر ضروری نہیں کہ صرف وہی احباب جنہوں نے اپنی تعلیمی فیلڈ میں اس مضمون کے بارہ میں مطالعہ کیا وہی مقالہ لکھ سکتے ہیں بلکہ ہر ایک چاہے جس فیلڈ سے بھی اس کا تعلق ہو اس عنوان پر مقالہ لکھ سکتا ہے۔ اس بارہ میں مختلف کتب و انٹرنیٹ سے کافی معلومات حاصل کی جاسکتی ہے۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات، خطابات، کلاسز جو الاسلام ویب سائیٹ پر ہیں ان سے اس سلسلہ میں استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ مندرجہ بالا امور کو خاکہ بنا کر اس موضوع کے بارے میں اپنی تحقیق کے ذریعہ اپنے مقالہ کو مزین کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شرائط مقالہ:

☆ مقالہ کم از کم 5000 الفاظ پر مشتمل ہو۔ (یہ الفاظ مقالہ نگار کے اپنے ہونے چاہئیں۔ حوالہ جات جو کوٹ ہوتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہوں گے) ☆ مقالہ اردو انگریزی اور ہندی میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔ ☆ مقالہ خوش خط اور صفحہ کے 2/3 حصہ میں لکھا گیا ہو۔ کاغذ کی پشت پر نہ لکھا جائے۔ ☆ مقالہ میں سرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔ ☆ مقالہ میں حصہ لینے کے لیے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ ☆ مقالہ کے حوالہ جات مستند ہوں۔ مثلاً کسی کتاب کا حوالہ پیش کرنے کی صورت میں کتاب کا نام، صفحہ نمبر، سن اشاعت، پبلشر وغیرہ معلومات درج کی جائیں۔ ☆ اخبار و رسائل کا حوالہ پیش کرنے کی صورت میں اخبار کا نام، نمبر شمارہ، تاریخ، ماہ اشاعت، مقام اشاعت، صفحہ نمبر، کالم نمبر، ایڈیٹر و مضمون نگار کا نام وغیرہ معلومات درج کی جائیں۔ اخبار کی کٹنگ منسلک کرنا زیادہ بہتر ہے۔ ☆ مقالہ نگار کو نظارت تعلیم میں اپنا مقالہ جمع کرنے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ ٹائپ شدہ مقالہ کی سافٹ کاپی ڈی وی ڈی کی شکل میں نظارت تعلیم میں جمع کرنا ہوگی۔ ☆ مقالہ نگار کے لیے ضروری ہوگا کہ پہلے صفحہ پر اپنا نام، مکمل پتا، فون نمبر اور ای میل آئی ڈی درج کرے۔ ☆ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نگار کو اس خود مقالہ کی اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔ ☆ مقالہ میں اول، دوم، سوم آنے والوں کو علی الترتیب -/5000، -/4000، -/3000 نقد انعام دیا جائے گا۔ ☆ مقالہ 31 اکتوبر 2018 تک بذریعہ رجسٹری ڈاک یا دستی نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

خطبہ جمعہ

احمدیوں کے پاکستان میں حالات ایسے نہیں کہ آزادانہ طور پر ہم اپنے آپ کو اپنے ایمان کے مطابق مسلمان کہہ سکیں یا عبادات کر سکیں یا مذہبی رسومات ادا کر سکیں، پاکستان میں مذہب کے نام پر ہم پر جو زیادتیاں ہو رہی ہیں انہیں ہی بتا کر صرف یہ کہا جائے کہ ایسے حالات میں میرا وہاں رہنا مجھے ذہنی طور پر شدید دباؤ میں لا رہا ہے یا ڈالتا ہے اور مستقل ٹارچر بھی ہے تو عام طور پر یہ لوگ، حکومتی انتظامیہ بھی یا عدالتوں کے جج بھی یہ بات سمجھ جاتے ہیں اور مدد کا اور ہمدردی کا رجحان رکھتے ہیں، پس کیس کرتے وقت دوسروں کے کہنے میں آکر یا وکیلوں کے کہنے میں آکر اپنے آپ کو یا اپنی بات کو مبالغہ آمیزی کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے ☆

جب ہم اپنے ایمان کو بچانے کیلئے، اپنے دین پر قائم رہنے کیلئے اپنے ملک سے نکلے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سب سے اوّل فوقیت ہمیں دینی چاہئے، ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کو حاصل کرنا اور دنیا کی رنگینیوں میں ڈوبنا ہمارا مقصد نہیں ہے اور نہ ہی یہ ایک مومن کا مقصد پیدائش ہے ☆

ہر جگہ جہاں احمدی ہیں اپنے ماحول کو بتائیں کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ ہر احمدی کا عمل، اس کے اخلاق، اس کی عبادت کے معیار ایسے ہوں کہ دوسروں کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والے ہوں۔ یہ جہاں احمدیوں کو دوسروں سے ممتاز کریں گے وہاں یہاں کے مقامی لوگوں میں تبلیغ کے راستے کھولنے میں بھی مددگار ہوں گے ☆

جس تباہی کی طرف دُنیا بڑھ رہی ہے اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ یہ سمجھتے ہیں کہ مغربی دنیا کی ترقی انہیں بچالے گی اور اگر نقصان ہوا بھی تو ایسا کہ ہم پورا کرلیں گے۔ لیکن یہ ان کی غلطی ہے جو ایسا سوچتے ہیں ☆

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06 اپریل 2018ء بمطابق 06 شہادت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمٰن، ویلنسیا (سپین)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

سپین مغربی ممالک میں سے تو بیشک ہے لیکن معاشی استحکام کے لحاظ سے یورپ کے کم مستحکم ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ یہاں کام کے مواقع اور آمد اور معیار زندگی یورپ کے دوسرے ممالک مثلاً فرانس، جرمنی، ہالینڈ یا یُو کے وغیرہ سے کم ہے اور یہ عموماً بتایا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود پاکستان کے مقابلے میں اس کے معاشی حالات پاکستان سے یہاں آنے والوں کے لئے بہتر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے پاکستانی یہاں کاروباری سلسلہ میں بھی اور ملازمت کے سلسلہ میں بھی آتے ہیں۔ اور جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے وہ جب پاکستان سے نکلتے ہیں تو دو وجوہات سے نکلتے ہیں۔ جن میں سے سب سے بڑی وجہ پاکستان میں احمدیوں کے لئے مذہبی پابندیاں اور آزادی کا نہ ہونا ہے۔ دوسرے معاشی حالات کی بہتری ہے۔ یہاں آنے والوں کی اکثریت یہی کہہ کر یہاں اسائلم لیتی ہے یا مستقل رہائش کا ویزہ لینے کی کوشش کرتے ہیں کہ احمدیوں کے پاکستان میں حالات ایسے نہیں کہ آزادانہ طور پر ہم اپنے آپ کو اپنے ایمان کے مطابق مسلمان کہہ سکیں یا عبادات کر سکیں یا مذہبی رسومات ادا کر سکیں۔ بعض لوگ یہاں جب کیس کرتے ہیں تو صحیح طور پر اپنے حالات بیان کرتے ہیں۔ لیکن بعض یہاں کم اور یورپ کے دوسرے ممالک میں زیادہ زیبِ داستان بھی کر لیتے ہیں۔ حالانکہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔

مَیں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ اگر حقیقی اور سچی بات بیان کی جائے اور پاکستان میں مذہب کے نام پر ہم پر جو زیادتیاں ہو رہی ہیں انہیں ہی بتا کر صرف یہ کہا جائے کہ ایسے حالات میں میرا وہاں رہنا مجھے ذہنی طور پر شدید دباؤ میں لا رہا ہے یا ڈالتا ہے اور مستقل ٹارچر بھی ہے تو عام طور پر یہ لوگ، حکومتی انتظامیہ بھی یا عدالتوں کے جج بھی یہ بات سمجھ جاتے ہیں اور مدد کا اور ہمدردی کا رجحان رکھتے ہیں۔ پس کیس کرتے وقت دوسروں کے کہنے میں آکر یا وکیلوں کے کہنے میں آکر اپنے آپ کو یا اپنی بات کو مبالغہ آمیزی کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح شروع سے آخر تک بیان بھی ایک ہی ہونا چاہئے، نہ کہ بیان بدلے جائیں جس سے انتظامیہ کو جھوٹ کا شبہ ہو۔ جھوٹ سے تو ویسے بھی ایک احمدی کو بچنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا ہے اور ایک احمدی سے کبھی یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ شرک کرنے والا ہو۔ ایک طرف تو اس کا دعویٰ یہ ہے کہ میں سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرنے والا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنے والا ہوں۔ اور زمانے کے امام اور مسیح موعود اور مہدی معہود کو مانتا ہوں۔ اور دوسری طرف اس بنیادی گناہ جس سے بچنا ایک موحّد کا پہلا فرض ہے اس سے انسان بچنے والا نہ ہو۔ پس اس لحاظ سے ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ دنیاوی فوائد کے حصول کے لئے ہم سے کوئی ایسی حرکت سرزد تو نہیں ہو رہی یا ہم کوئی ایسی حرکت تو نہیں کر رہے جو ہمیں خدا تعالیٰ کے نزدیک انتہائی گناہگار بنا رہی ہو۔

پس جیسا کہ میں نے کہا جب ہم اپنے ایمان کو بچانے کے لئے، اپنے دین پر قائم رہنے کے لئے اپنے ملک سے نکلے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سب سے اوّل فوقیت ہمیں دینی چاہئے۔ ہمیں دیکھنا چاہئے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کے بعد ہماری ترجیحات کیا ہیں اور کیا ہونی چاہئیں۔ اگر یہ ترجیحات خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق نہیں تو ہم نے اس مقصد کو نہیں پایا جو مقصد ہماری ہجرت کا ہے۔ اور اگر یہ اس کے مطابق ہیں تو ہم نے اس ہجرت کے مقصد کو پا لیا اور ایسی صورت میں پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی ہمارے شامل حال ہوں گے۔ اگر ہماری بنیاد ہی جھوٹ پر ہے اور ہم نے دنیا کے حصول کو اپنا مقصد سمجھا ہوا ہے تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ اللہ تعالیٰ کو واحد ماننے والے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے کبھی شرک نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے مقصد پیدائش کی حقیقت کو سمجھا ہے ان کی زندگی کا پہلا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہوتا ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کو حاصل کرنا اور دنیا کی رنگینیوں میں ڈوبنا ہمارا مقصد نہیں ہے اور نہ ہی یہ ایک مومن کا مقصد پیدائش ہے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اس کے بتائے ہوئے مقصد پیدائش کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو تبھی ہم حقیقی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس دنیا میں آنے کے مقصد کو پورا کر سکتے ہیں۔ یہ دنیا اور اس کی نعمتیں تو ہمیں مل ہی جائیں گی کہ اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی نعماء سے اپنی طرف آنے والوں کو محروم نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دنیاوی نعمتوں سے بھی محروم نہیں رکھتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے کہ مجھ سے دنیا و آخرت کی حسنات مانگو۔ جیسا کہ فرماتا ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ: 202)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

”انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے واسطے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب شدائد ابتلا وغیرہ اسے پیش آتے ہیں ان سے امن میں رہے۔ دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اسے خدا سے دُور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے“ (انسان کے لئے دو باتیں ہیں ایک دنیاوی مشکلات اور بیماریاں دوسرے روحانی مشکلات اور بیماریاں۔ پس انسان ان دونوں سے نجات پانے کی کوشش کرتا ہے) فرمایا کہ ”تو دنیا کا حَسَنَہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی دونوں طور پر یہ ہر ایک بلا اور گندی زندگی اور ذلّت سے محفوظ رہے“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 302۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ پھر رَبَّنَآ کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ”...... دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً ......“ اس بارے میں آپ نے فرمایا کہ ”اصل رَبَّنَآ کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف ایک باریک اشارہ ہے“۔ جب انسان رَبَّنَآ کہتا ہے یعنی اے ہمارے رب تو اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ فرمایا ”کیونکہ رَبَّنَآ کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اور ربّوں کو جو اس نے پہلے بنائے ہوئے تھے ان سے بیزار ہو کر اس ربّ کی طرف آیا ہے اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا......“ جب انسان حقیقی طور پر رَبَّنَآ کہتا ہے تو پھر ایک درد سے رَبَّنَآ نکلتا ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو صرف ظاہری طور پر ہی رَبَّنَآ کی دعا پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن اگر انسان دلی کیفیت سے دعا مانگ رہا ہو تو تبھی حقیقت میں رَبَّنَآ کا لفظ منہ سے نکلتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق تو رَبَّنَآ کا لفظ منہ سے نکل ہی نہیں سکتا جب تک حقیقی درد نہ ہو اور گداز نہ

ہو۔آپ فرماتے ہیں کہ ’’اصل میں انسان نے اپنے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے تو وہی اس کے ربّ ہوتے ہیں۔اگر اسے اپنے علم کا یا قوت بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کے ربّ ہیں۔اگر اسے اپنے حسن یا مال و دولت پر فخر ہے تو وہی اس کا ربّ ہے۔غرض اس طرح کے ہزاروں اسباب اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔جب تک ان سب کو ترک کر کے ان سے بیزار ہو کر اس واحد لاشریک سچے اور حقیقی ربّ کے آگے سرِ نیاز نہ جھکائے اور رَبَّنَآ کی پُردرد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانے پر نہ گرے تب تک وہ حقیقی ربّ کو نہیں سمجھا‘‘۔جیسا کہ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں ہم رَبَّنَآ کی دعا بھی پڑھتے ہیں۔لیکن فرمایا کہ حقیقی رَبَّنَآ اسی وقت ادا ہوتا ہے جب پُردرد اور دل کو پگھلانے والی آواز نکل رہی ہو۔اس حقیقت کو جانتا ہو کہ جب میں نے رَبَّنَآ کہا ہے تو میں ایک وحدہٗ لاشریک خدا کو پکار رہا ہوں جو میرا ربّ ہے۔اور آپ نے فرمایا جب یہ ہوگا تو تبھی وہ حقیقی ربّ کو سمجھتا ہے، اسی سے دعا مانگتا ہے۔پس فرمایا ’’پس جب ایسی دل سوزی اور جان گدازی سے اس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا اور اسے مخاطب کرتا ہے کہ رَبَّنَآ یعنی اصل اور حقیقی ربّ تو تُو ہی تھا مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بھٹکتے پھرتے رہے۔اب میں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کر دیا ہے اور صدق دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں۔تیرے آستانے پر آتا ہوں۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 189-188۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے وہ حالت جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اس کی عبادت کرنے اور اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔جب ہم اس طرح اپنے ربّ کو پکارنے کا حق ادا کریں گے تو دنیا کی حسنات بھی ہمیں مل جائیں گی اور آخرت کی حسنات بھی ملیں گی بلکہ دنیا کی حسنات بھی انسان آخرت کی حسنات کے حصول کے لئے ہی مانگتا ہے تا کہ صحت ہو تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا ہو۔صحت ایک دنیاوی خیر ہے، بھلائی ہے، حسنات میں شامل ہے۔اگر صحت ہوگی تو انسان عبادت بھی صحیح طرح کر سکتا ہے۔مال ہو تو اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر اس کی قربانی کا حق ادا کر سکتا ہے۔اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی توفیق اسے مل سکتی ہے۔

پس اس اہم اصول کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔عبادت کا حق ادا کرنے کی بات ہوئی ہے تو اس بارے میں ہمیشہ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اس وقت ادا کرنے کی کوشش ہو سکتی ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے پیدائش کے مقصد کو پورا کرنے والے بھی ہوں گے۔اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ** (الذاریات:57) اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف جب ہم دیکھتے ہیں تو ایک حکم کے بعد دوسرا حکم جس طرف ہمیں لے کر جاتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کو کبھی نہ بھولو۔تمہاری دنیاوی کوششیں بھی تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل کرنے والی نہیں ہونی چاہئیں اور نہ کبھی صرف دنیا حاصل کرنے کی غرض سے دنیاوی خواہشات کی تکمیل تمہارا مطمح نظر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’مَیں نے جنّ اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔پس اس آیت کی رُو سے اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے‘‘ فرماتے ہیں ’’یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدّعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔بلکہ وہ ایک مخلوق ہے۔اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے‘‘ (یعنی باقیوں کی نسبت انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، بہترین قویٰ عنایت کئے) ’’اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدّعا ٹھہرا رکھا ہے خواہ کوئی انسان اس مدّعا کو سمجھے یا نہ سمجھے۔مگر انسان کی پیدائش کا مدّعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414)

پس جب انسان اس مدّعا کو سامنے رکھتا ہے تو وہ حقیقی مومن بنتا ہے اور دنیا کی حسنات کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بناتا ہے۔پس انسان کی ذہنی صلاحیتیں، انسان کی جسمانی قوتیں، انسان کے بہتر مالی حالات موجودہ زمانے کی ایجادات سے یا اَور ان سب باتوں سے انسان کو کبھی غافل نہ کریں۔نہ صحت، نہ مال، نہ ذہنی صلاحیتیں، نہ جو ہمارے اردگرد دنیاوی چمک دمک ہے اس بات سے ہمیں غافل کریں کہ ہم اپنے مقصد پیدائش کو بھول جائیں۔جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ احمدیوں کی اکثریت ان ملکوں میں دین کی وجہ سے آئی ہے، مذہبی پابندیوں کی وجہ سے آئی ہے جو اُن کو اپنے ملک میں تھیں۔پس اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔احمدی اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ایک لمبے اندھیرے زمانے کے بعد پھر اسلام کا روشن سورج مسیح موعود کے زمانے میں طلوع ہونا تھا جس نے مسلمانوں کے دلوں کو بھی اندھیروں سے روشنی کی طرف حقیقی تعلیم اور بدعات سے پاک تعلیم بتا کر لانا تھا اور غیر مسلموں کو بھی اسلام کی حقیقی خوبصورت تعلیم بتانی تھی۔

ان ملکوں میں آ کر اب ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس اہم فریضہ کو پوری طرح ادا کرنے کی کوشش کرے۔ہر جگہ جہاں احمدی ہیں اپنے ماحول کو بتائیں کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ہر احمدی کا عمل، اس کے اخلاق، اس کی عبادت کے معیار ایسے ہوں کہ دوسروں کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والے ہوں۔یہ جہاں احمدیوں کو دوسروں سے ممتاز کریں گے وہاں یہاں کے مقامی لوگوں میں تبلیغ کے راستے کھولنے میں بھی مددگار ہوں گے۔پس اس بات کو ہر احمدی کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ یہ ہر احمدی کا ایک بہت بڑا مقصد ہے کہ پہلے اس نے خود اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنا ہے اور پھر دوسروں کو اس مقصد پیدائش کو سمجھنے کی طرف توجہ دلانی ہے۔دنیا کو اس حقیقت سے آشنا کروانا ہے کہ دنیا کی نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں وہ خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے کے لئے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے ہیں۔اس لئے اس میں اعتدال اختیار کرو ورنہ اعتدال سے نکلنے کی وجہ سے تم تباہی کی طرف بڑھ رہے ہو۔آج سے چار پانچ سال پہلے دنیا کا اس طرح تباہی کی طرف بڑھنے کا تصور نہیں تھا یا دنیا اس کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھی لیکن آج حالات بالکل مختلف ہیں اور جس تباہی کی طرف دنیا بڑھ رہی ہے اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ یہ سمجھتے ہیں کہ مغربی دنیا کی ترقی انہیں بچا لے گی اور اگر نقصان ہوا بھی تو ایسا کہ ہم پورا کر لیں گے۔لیکن یہ ان کی غلطی ہے جو ایسا سوچتے ہیں۔جب جنگوں کی تباہی آئے گی یا آتی ہے تو پھر بیشک معاشی لحاظ سے زیادہ مستحکم حکومتیں بھی ہوں تو وہ ملک ان جنگوں کے بعد پھر اپنے آپ کو سنبھالنے کی پہلی کوشش کرتے ہیں اور اب بھی کریں گے۔یورپ کے بعض ممالک جو کم مستحکم ہیں یہ تو پھر اور بھی زیادہ برے حالات میں جا سکتے ہیں۔پس جہاں جہاں بھی احمدی ہیں وہ عملی کوشش اور سب سے بڑھ کر دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی طرف توجہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو دنیا کو تباہی سے بچا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’جب ہم اپنے ایمان کو بچانے کیلئے، اپنے دین پر قائم رہنے کیلئے اپنے ملک سے نکلے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سب سے اوّل فوقیت ہمیں دینی چاہئے‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 2018ء)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کو حاصل کرنا اور دنیا کی رنگینیوں میں ڈوبنا ہمارا مقصد نہیں ہے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 2018ء)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

’’مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے

تا کہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی عظمتیں ظاہر کروں

اور اُن تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں اُن نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں‘‘

(روحانی خزائن، جلد 6، برکات الدعا، صفحہ 34)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں۔اس کے حضور جھک کر ہی اسے راضی کیا جا سکتا ہے۔ ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننا بھی اسے دنیا و آخرت کی حسنات کا مالک نہیں بنا سکتا، نہ ہی آگ کے عذاب سے بچا سکتا ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا زیادہ ذمہ داری ڈالتا ہے کہ اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رکھو نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا۔اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی بیعت کے مفہوم کو ادا نہ کرے۔اس وقت تک یہ بیعت بیعت نہیں، نری رسم ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو‘‘ اور حقیقی منشاء کیا ہے؟ فرمایا ’’یعنی تقویٰ اختیار کرو۔قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبّر کرو اور پھر عمل کرو۔ کیونکہ سنّت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے اور اس کے نواہی سے بچتے رہو۔‘‘ (جن باتوں سے اس نے روکا ہے ان سے بچو) ’’اور یہ ایک ایسی صاف بات ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بھی نری باتوں سے خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی خدمت ہی سے خوش ہوتا ہے‘‘۔آپ فرماتے ہیں کہ ’’سچے مسلمان اور جھوٹے مسلمان میں یہی فرق ہوتا ہے کہ جھوٹا مسلمان باتیں بناتا ہے، کرتا کچھ نہیں۔اور اس کے مقابلہ میں حقیقی مسلمان عمل کر کے دکھاتا ہے، باتیں نہیں بناتا۔پس جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کر رہا ہے اور میرے لئے میری مخلوق پر شفقت کر رہا ہے تو اس وقت اپنے فرشتے اس پر نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے مسلمان میں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے فرقان رکھ دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 405-404۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ سچا مسلمان بننے کی کوشش کرے۔ یہ جو دنیا کی حسنات اور نعمتیں ہیں ان سے فائدہ اس لئے اٹھائے کہ یہ آخرت کی حسنات کا وارث بنانے والی ہوں گی۔ہم اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے والے بنیں۔ دین کی وجہ سے بامر مجبوری جو ہمیں اپنے ملکوں کو چھوڑنا پڑا ہے تو یہاں آ کر پھر دینی تعلیمات پر عمل کرنے کا حق ادا کرنے والے بنیں۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

چاہئے۔ اعمال صالحہ کی طرف مزید توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اگرچہ عام نظر میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زبان سے تصدیق کرتے ہیں، بظاہر نمازیں بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ روحانیت بالکل نہیں رہی۔خوب یاد رکھو کہ جب تک سچے دل سے اور روحانیت کے ساتھ یہ اعمال نہ ہوں کچھ فائدہ نہ ہوگا اور یہ اعمال کام نہ آئیں گے۔ جن کی نمازوں میں فساد ہے اور نفسانی اغراض چھپے ہوئے ہیں ان کی نمازیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہرگز نہیں ہیں۔اعمال صالحہ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ روح اور روحانیت پر نظر کرتا ہے وہ ظاہری اعمال پر نگاہ نہیں کرتا۔وہ ان کی حقیقت اور اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ ان کے اعمال کی تہہ میں خود غرضی اور نفسانیت ہے یا اللہ تعالیٰ سچی اطاعت اور اخلاص۔مگر خدا تعالیٰ کو تو پوست پسند نہیں ہے۔دکھاوے کے اعمال انسان کے کچھ کام نہیں آ سکتے۔ایسے عمل جس میں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی رضا مدّنظر نہ ہو اس کا کوئی ثواب نہیں ہوتا۔ایسی دعوت الی اللہ کے نتائج بھی خاطر خواہ نہیں ہوتے۔ پھر اعمال صالحہ کثرت سے بجا لانے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔ اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے۔حدیث شریف میں اسی لئے ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اس کے یہی معنی ہیں کہ اس کی بداعمالی نے اس کے سچے اور صحیح عقیدے پر اثر ڈال کر اسے ضائع کر دیا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اعمال صالحہ کثرت سے بجا لاوے۔ خدا تعالیٰ اسی وقت رعایت کرے گا جب تقویٰ طہارت اور سچی اطاعت سے اسے خوش کرو گے۔جو مصیبت میں وفا اور صدق رکھے گا خدا تعالیٰ اسی سے خوش ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: پس اعمال صالحہ اُس وقت اعمال صالحہ ہیں جب کامل اطاعت کے ساتھ بجا لائے جائیں۔اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بجا لائے جائیں۔ جب اپنی خواہشات کی دیواروں کو مکمل طور پر گرا دیا جائے اور صرف اور صرف ایک مقصد ہو کہ ہم نے اپنے ہر عمل کے پیچھے خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق عمل کرنا ہے اور سچی فرمانبرداری یہی ہے۔ یہ نہیں کہ جہاں مفاد حاصل ہو جائے وہاں اطاعت اور فرمانبرداری کا اعلان کر دیا جہاں مرضی کے مطابق کام نہ ہو وہاں شکوے شروع ہو گئے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نظام کے متعلق غیر ضروری شکوے نظام سے ہٹاتے ہیں پھر دین سے بھی ہٹاتے ہیں خلافت سے بھی دور کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ سے بھی دوری پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی بعض لوگوں کا انجام ہم نے دیکھا ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار توبہ دینی علوم کی واقفیت خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی سے متعلق ہو یا حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کی اشاعت اور غلبہ کا حصہ بھی بنائے۔توبہ استغفار کرتے ہوئے دعائیں کرتے ہوئے ہم تبلیغ کے کام کو سرانجام دینے والے ہوں۔حقوق اللہ اور حقوق العباد بجا لانے والے ہوں یہی حقوق ہیں جو اعمال صالحہ بجا لانے کی طرف متوجہ رکھتے ہیں۔ ہمارے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارے پیش نظر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبرداروں میں ہم شامل ہوں اور جب ہم ان باتوں کی طرف اپنی توجہ رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اسلام کے غلبہ کے دن بھی دیکھنے والے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یہ یونہی چلی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بخدا تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔ یہ دنیاوی مال و متاع اس بات کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا کہ تم تبلیغ کرو اور کسی کی ہدایت کا ذریعہ بنو۔اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بننے کے لئے ہمیں ضرورت ہے کہ ہم تبلیغ کریں اور دنیا کی ہدایت کے لئے وقت دیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں اسلام کی خدمت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

اب وقت تنگ ہے میں بار بار یہ نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے۔کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے یہ آخری زمانہ ہے ۔فرمایا اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔اس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقع دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقع نہ ہوگا بڑا ہی بدقسمت ہے وہ جو اس موقع کو کھو دے۔

فرماتے ہیں کہ نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنا دے۔اس تعلیم پر جو میں پیش کر چکا ہوں عمل کرنے کے لئے کوشش کرو۔حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا کہ کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل گزشتہ ماہ خاکسار کے گھٹنوں کی رِپلیسمنٹ کا کامیاب آپریشن ہوا ہے، الحمدللہ۔خاکسار قارئین بدر کی خدمت میں آئندہ کی پیچیدگیوں سے بچنے نیز اپنی اور اہل و عیال کی صحت و تندرستی، دینی و دنیاوی ترقیات اور خلافت سے وابستہ رہنے کے لیے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتا ہے۔ نیز خاکسار ان تمام احباب کا بے حد ممنون و مشکور ہے جنہوں نے خاکسار کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا۔ (گوہر حفیظ فانی، صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”قرض کی ادائیگی کی اور یہ فکر ہونی چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/مارچ 2018ء)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اللہ غافر الذنب ہے یعنی گناہوں کو بخشنے والا ہے، پس اُس کے آگے جھکتے ہوئے گناہوں کی بخشش مانگنی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/فروری 2018ء)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لوگوں کا حشر ان کی نیتوں کے مطابق ہوگا

(یعنی اپنی اپنی نیت کے مطابق وہ اجر پائیں گے) (ابن ماجہ ابواب الزہد)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَنۡ لَا یَشۡکُرِ النَّاسَ لَا یَشۡکُرِ اللّٰہَ۔

(ترمذی باب ما جاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے لوگوں کو حکمت عطا کرے

تا کہ تیز رفتاری سے تباہی کی طرف دَوڑنے کی بجائے ان میں اس بات کا شعور پیدا ہو جائے کہ گڑھے میں گرنے سے پہلے وہ واپس آجائیں اور سوسائٹی میں پیار اور امن کے پُل بنائیں

افسوس کہ ابھی تک دنیا کی اکثریت افریقن قوم کو غریب، محتاج اور بے حیثیت تصوّر کرتی ہے
لیکن میرا پختہ ایمان ہے کہ افریقہ میں انتہائی قابلیت، اہلیت اور طاقت ہے اور افریقہ ایک عظیم مقام کا حامل ہے

ضروری ہے کہ افریقہ کے لوگ باقی دنیا کے لئے اپنے عظیم مقام اور اہمیت کو شناخت کریں

میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ دوسروں کی حکمرانی میں آنے کی بجائے افریقہ دنیا کی سربراہی کرے گا، انشاء اللہ

پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کی جانب سے منعقدہ پیس سمپوزیم کے لئے سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام

پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن نے 21راکتوبر 2017ء کو اپنا پہلا پیس سمپوزیم، طاہر ہال بیت الفتوح، لندن میں منعقد کیا۔ اس سمپوزیم کا عنوان ’’Unity in Diversity‘‘ یعنی ’’اختلاف میں اتحاد‘‘ رکھا گیا۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد اس بات کو واضح کرنا تھا کہ مذہب نہ صرف دینی لحاظ سے بلکہ دنیا کے مختلف شعبوں میں بھی اتحاد کی فضا قائم کرتا ہے اور یہ کہ لوگوں کو حقیقی اسلام اور دوسرے مذاہب سے آشنائی حاصل ہو تا کہ افریقہ کے لوگ مل کر دیرپا امن کیلئے متحرک ہوں۔ ممبرانِ پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے سفیر، سرکاری عہدیداران اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے معززین اور بلجیم سے ایک 14 رکنی وفد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ اسکے علاوہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے اہم عہدوں پر فائز ممبران بھی شامل ہوئے۔ اس سمپوزیم کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت اپنا بصیرت افروز پیغام بھجوایا۔ انگریزی پیغام کا اُردو ترجمہ الفضل انٹرنیشنل 23 فروری 2018 کے شکریہ کے ساتھ قارئین اخبار بدر کیلئے پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

پَین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یُوکے کی امن سمپوزیم میں تمام شاملین کو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ پَین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یُوکے اپنے پہلے امن سمپوزیم کا انعقاد کر رہی ہے۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ یہ تقریب ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہو۔ مَیں تہِ دل سے معذرت کرنا چاہتا ہوں کہ بعض وجوہات کی بنا پر مَیں آج شام کو آپ سب کے ساتھ اس تقریب میں حاضر نہیں ہو سکتا۔

آجکل کی دنیا میں اس قسم کی تقریبات زیادہ اہم ہو چکی ہیں کیونکہ دنیا ایک ایسے دَور سے گزر رہی ہے جس میں عدم استحکام اور تنازعات بڑھ رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں دنیا کا امن روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے۔ یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی بھی برّاعظم اس افراتفری کے اثرات و نتائج سے محفوظ ہے۔ پس مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے لوگوں کو حکمت عطا کرے تا کہ تیز رفتاری سے تباہی کی طرف دَوڑنے کی بجائے ان میں اس بات کا شعور پیدا ہو جائے کہ گڑھے میں گرنے سے پہلے وہ واپس آجائیں اور سوسائٹی میں پیار اور امن کے پُل بنائیں۔ لیکن یہ صرف اس وقت ممکن ہوگا جب تمام قومیں اور برّاعظم، خواہ وہ شمالی امریکہ ہو یا جنوبی امریکہ، آسٹریلیا ہو یا یورپ، ایشیا ہو یا پورا افریقہ ہو سب کے سب تمام بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے اکٹھے کام کرنے کے لئے راضی ہوں۔ اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مسلمہ اپنے محدود وسائل کے ساتھ مسلسل دنیا میں امن پھیلانے کے کاموں میں اور لوگوں کو پیار، محبت اور ہم آہنگی کے جھنڈے تلے متحد کرنے میں مصروف ہے۔ پَین افریقن ایسوسی ایشن کا یہ امن سمپوزیم بھی اس حقیقت کی طرف نشاندہی کر رہا ہے کہ ہم ہر سطح پر امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ کہ نفرت اور تعصب کی ہر قسم کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

افریقہ بہت وسیع برّاعظم ہے اور اسکی سرحدیں ایشیا اور یورپ دونوں کو لگتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ افریقہ کے لوگ باقی دنیا کے لئے اپنے عظیم مقام اور اہمیت کو شناخت کریں۔ ہر افریقن قبیلہ یا نسل، اور یقیناً ہر فردِ واحد کو اپنے ملک اور دوسرے ممالک کی بہتری اور اس حوالہ سے اپنے کاموں اور اپنی ذمہ داریوں کو لازماً سمجھنا چاہئے۔ افسوس کہ ابھی تک دنیا کی اکثریت افریقن قوم کو غریب، محتاج اور بے حیثیت تصوّر کرتی ہے۔ لیکن میرا پختہ ایمان ہے کہ افریقہ میں انتہائی قابلیت، اہلیت اور طاقت ہے اور افریقہ ایک عظیم مقام کا حامل ہے۔

آپ کا برّاعظم افریقہ ہے جس کی حکمرانی نسلاً بعد نسلٍ بیرونی طاقتوں نے کی ہے۔ اور افسوس اس بات کا ہے کہ انہوں نے اپنے مفاد کی خاطر افریقہ کے قُدرتی وسائل لُوٹ لئے ہیں۔ افریقہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے colonial ماضی سے آزاد ہو چکا ہے۔ اس لئے افریقن حکومتوں اور افریقن لیڈروں کو یہ بات یقینی بنانی چاہئے اور ان کا فرض ہے کہ ان کے ملک کے وسائل بہترین انداز میں استعمال ہوں تا کہ ان کے مُلک اِن وسائل سے فائدہ اُٹھا سکیں اور یہ وسائل ملک کی فلاح و بہبود اور ترقی میں ممد و معاون ثابت ہوں۔

افریقہ کے Colonial دَور میں تیل کے وسائل کا مکمل علم نہیں تھا لیکن حال ہی میں تیل کے نئے وسائل دریافت ہوئے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے افریقہ کے لوگوں کو عطا کردہ اس قُدرتی دولت نکالنے کے لئے بہت بہتر ٹیکنالوجی موجود ہے۔ میری دعا ہے کہ افریقن لیڈرز اس دولت میں سے ایک ایک penny اپنے ملک کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کریں اور اس طرح اپنے لوگوں کی مدد کریں۔ یہ اُن کا مقصد اور اُن کا مِشن ہونا چاہئے ورنہ آپ کا برّاعظم colonialism کی زنجیروں سے تو آزاد ہوگا مگر اقتصادی غلامی کی زنجیروں میں جکڑا رہے گا۔

مجھے امید ہے کہ افریقن لیڈرز اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے کام کریں گے اور اسے اپنی ذمہ داری سمجھیں گے کہ وہ ملک کے خادم اور افریقہ کے مستقبل کے نگران ہیں۔ میری دعا ہے کہ وہ آئندہ نسلوں کے لئے ورثہ میں امن، خوشحالی اور دیرپا ترقی چھوڑ کر جائیں۔ اسی طرح مَیں عوام الناس کو تلقین کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ایسے لیڈروں کو ووٹ دیں جو سب سے زیادہ وفادار، سب سے زیادہ ایماندار اور سب سے زیادہ قابِل ہوں۔

مزید برآں تمام لوگوں کو برّاعظم افریقہ کے روشن اور ترقی پسند مستقبل کیلئے اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ افریقن ممالک کی اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ یہ ضروری ہے کہ آپ ایک امن کی فضا قائم رکھیں اور اپنی قوموں اور دوسرے افریقن ہمسایہ ممالک کے ساتھ برادرانہ تعلق رکھیں۔ اس طرح افریقہ باقی دنیا کے لئے امن کے لحاظ سے ایک شاندار مثال بن سکتا ہے۔

افسوس کہ افریقہ میں گزشتہ چند سالوں سے بوکو حرام اور الشباب کی طرح بعض شدّت پسند اور دہشتگرد تنظیموں کا اثر بڑھا ہے۔ ان کو مٹانے کے لئے، اور ان کی شیطانیوں کے خاتمہ کے لئے افریقن لیڈرز اور افریقہ کے لوگوں کو مِل کر لازماً اکٹھے کام کرنا چاہئے تا کہ اُن کے مُلک کی ترقی یقینی ہو۔ تمام تعلقات میں آپ کو عاجزی کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اس طرح ہونا چاہئے کہ نوجوان لوگ مایوس نہ ہوں کیونکہ مایوسی سے یہ خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ لوگ redicalisation کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ برّاعظم افریقہ کو ہر لحاظ سے برکت عطا فرمائے اور آپکے ممالک ہمیشہ ہمیش کیلئے ہر قسم کی غلامی اور colonialism سے آزاد رہیں۔ میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ دوسروں کی حکمرانی میں آنے کی بجائے افریقہ دنیا کی سربراہی کرے گا۔ انشاء اللہ۔ ایک بار پھر مَیں دعا کرتا ہوں کہ یہ تقریب ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہو۔

افریقہ زندہ باد!

والسلام

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

......☆......☆......

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

کلامُ الامام

’’علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 195)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ 2005

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ سویڈن اور ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ کے ساتھ میٹنگز میں کاموں کا تفصیلی جائزہ اور نہایت اہم ہدایات

واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد، انفرادی و فیملی ملاقاتیں

سویڈن کے نیشنل ٹی وی چینلز میں حضور انور کے دورہ کی کوریج

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جارہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

13/ستمبر 2005ء بروز منگل

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر گوتھن برگ تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

گاتھن برگ میوزیم کا وزٹ

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضور انور Gothen Burgs Museum دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ گوتھن برگ شہر کا یہ مرکزی عجائب گھر شہر کے وسط میں Norra Hamn Gatan پر ایسٹ انڈیا کمپنی کی عمارت میں واقع ہے۔ 1833ء میں Natural History سے اس کا آغاز ہوا۔ اور 1861ء میں اس میں سائنس، آرٹس اور انڈسٹری کے متعلق امور بھی شامل کردیئے گئے۔

اس وقت عجائب گھر کے نوادرات کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے اور مختلف عناوین کے تحت نمائش کے لئے رکھا گیا ہے۔

دس بجکر پچاس منٹ پر جب حضور انور میوزیم پہنچے تو میوزیم کے ڈائریکٹر Dr.Gunnar Dahlstrom Ph.D اور ڈپٹی ڈائریکٹر Dr.Lars Arviosso Ph.D نے میوزیم کے مین دروازہ پر حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کو اپنے ساتھ لے جا کر سارا میوزیم دکھایا۔ اس موقع پر ایک گائیڈ Marie Bjork نے ساتھ ساتھ مختلف اشیاء کی تفاصیل بتائیں۔

اس میوزیم میں زمانہ قدیم کی نمائش میں Vikings کا کلچر بھی پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح Vikings قوم کی ایک کشتی کا ڈھانچہ بھی ہے جو کھدائی کے دوران زمین میں دبا ہوا ملا تھا۔ اسے نمائش کے لئے رکھا گیا ہے۔ اسی طرح زمانہ قدیم کے دستیاب شدہ اوزار اور ہتھیار بھی رکھے گئے ہیں۔ زمانہ وسطی کی عیسائیت کی مغربی سویڈن میں تاریخ کو محفوظ کیا گیا ہے۔ اسی طرح عجائب گھر میں بعض قیمتی نوادرات جمع کئے گئے ہیں۔ ان میں ریشم کے کپڑے اور چینی کے برتن شامل ہیں۔

۱۹ ویں صدی کی نمائش والے حصہ میں سویڈن میں ہونے والی انڈسٹریل ترقی کو محفوظ کیا گیا ہے۔ گھروں میں استعمال ہونے والی اشیاء، سلائی مشین ٹیلیفون، Tv، ریڈیو، Owen اور کچن وغیرہ میں استعمال ہونے والی مختلف اشیاء محفوظ کی گئی ہیں۔ اسی طرح آغاز کے سائیکل، موٹر سائیکل اور کپڑا بنانے کی مختلف مشینیں بھی محفوظ کی گئی ہیں۔

یہ میوزیم مختلف ہالوں پر مشتمل ہے۔ اس میوزیم کے ساتھ ایک لائبریری بھی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تفصیل کے ساتھ یہ میوزیم دکھایا گیا۔ آخر پر میوزیم کی انتظامیہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا اور ساتھ آنے والے وفد کے لئے چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میوزیم کے ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کے ساتھ چائے نوش فرمائی اور ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

یہاں سے فارغ ہوکر سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے سمندر کے کنارے ایک سیر گاہ Askim تشریف لے گئے جہاں حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا نے پیدل سیر فرمائی۔ یہ بہت خوبصورت اور سرسبز علاقہ ہے۔

ایک بجے یہاں سے واپس مسجد ناصر گوتھن برگ روانگی ہوئی۔ راستہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے ڈاکٹر انس رشید صاحب (نیشنل سیکرٹری تعلیم وتربیت) کے گھر تشریف لے گئے۔ ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس مسجد ناصر گوتھن برگ پہنچے اور مسجد کے بیرونی احاطہ کا معائنہ فرمایا۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ سویڈن کے ساتھ میٹنگ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد چھ بجے نیشنل مجلس عاملہ سویڈن کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور پھر سیکرٹریان سے باری باری ان کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے جماعت کے بجٹ چندہ دہندگان کی تعداد اور کمانے والوں کی تعداد اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا اور ہدایت دی کہ آپ اپنے چندہ عام کے بجٹ میں نمایاں اضافہ کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں نماز کا حکم دیا ہے وہاں ساتھ مالی قربانی کا بھی حکم دیا ہے۔ فرمایا اس طرف لوگوں کو توجہ دلائیں۔ فرمایا چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے بلکہ تزکیہ نفس کے لئے ہے۔ لوگوں کو یہ احساس دلایا جائے کہ ہم نے مالی قربانی کرنی ہے۔ فرمایا: چندہ دہندگان کی تعداد کا بڑھنا ضروری ہے۔ فرمایا: جتنے زیادہ لوگوں کو چندہ کے نظام میں Involve کریں گے اتنا زیادہ تقویٰ کا معیار بلند ہوگا اور مسجد سے رابطہ بڑھے گا۔ تربیت کے مسائل کم ہوتے چلے جائیں گے۔

شعبہ ضیافت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جلسہ سالانہ کے لئے جو ضیافت کا بجٹ ہے اس کا آپ کو علم ہونا چاہئے۔ گوتھن برگ میں جو دوران سال ضیافت ہوتی ہے وہ لوکل سیکرٹری ضیافت کا کام ہے، آپ نیشنل سیکرٹری ضیافت ہیں۔ جلسہ سالانہ اور دوسرے جماعتی فنکشن میں ٹھیک ہے آپ کی ذمہ داری ہے۔

حضور انور نے نائب امیر سویڈن، جو افسر جلسہ سالانہ بھی ہیں، سے جلسہ کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جلسہ کے انعقاد کے لئے جو ہال وغیرہ حاصل کئے گئے ہیں ان کی تفصیلات افسر جلسہ سالانہ نے حضور انور کو بتائیں۔ حضور انور نے ان کو ہدایت فرمائی کہ اپنے شعبہ صفائی کو Active کریں۔

سیکرٹری نومبائعین کو حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو مزید ایک سال دیتا ہوں اس میں ان تمام نومبائعین کو جن کو بیعت کئے ہوئے تین سال کا عرصہ ہوچکا ہے نظام جماعت کا باقاعدہ حصہ بنائیں اور اس کے بعد وہ نومبائع نہیں رہیں گے۔ حضور انور نے فرمایا جن سے رابطہ نہیں ہے ان سے بھی رابطہ کریں۔ جنہوں نے بیعتیں کروائی ہیں ان کے ذریعہ سے رابطہ کریں، ان کو ساتھ لے کر جائیں اور ایک دفعہ رابطہ کرکے پھر اپنے نظام میں لے آئیں اور خود ان سے رابطہ رکھیں اور یہ رابطہ ہر ہفتہ ہونا چاہئے۔ آجکل رابطے کے کئی ذرائع ہیں۔ ٹیلیفون پر کرلیں، email کے ذریعہ کرلیں۔ فرمایا اگلے دو ماہ میں ان سب لوگوں سے رابطہ قائم ہونا چاہئے۔

سیکرٹری جائیداد کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جائیداد بنا کر اس کو Maintain رکھنا بہت بڑا کام ہے۔ اس طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

سیکرٹری امور عامہ کو حضور انور نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ فیصلہ جات کی تنفیذ کروانا تو امور عامہ کا چھوٹا سا کام ہے۔ نوجوانوں کو کام پر لگانا، کام کے مواقع تلاش کرنا، نظر رکھنا کہ کہیں ماحول میں ادھر ادھر جاکر کوئی خراب تو نہیں ہورہا۔ کہیں خراب سوسائٹی میں تو نہیں بیٹھ رہا۔ فرمایا: امور عامہ کا اس کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا لوگوں کو سوشل مل جاتی ہے۔ ان کو عادت ڈالنا کہ اس طرح حکومت سے لے کر نہ کھاؤ، کام کرو اور خود اپنے قدموں پر کھڑے ہو۔ حضور انور نے فرمایا آپ پڑھے لکھے لوگوں کو انفارمیشن دے سکتے ہیں کہ فلاں فلاں جگہ Jobs ہیں، کام مل رہے ہیں۔ فرمایا کام تلاش کریں گے تو کسی کو انفارمیشن دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا ماحول پر نظر رکھنا آپ کا بڑا کام ہے۔ خرابی کی طرف رجحان ہونے سے پہلے آپ کو پتا لگ جانا چاہئے۔ اتنی گہرائی سے ہر ایک کا علم ہونا چاہئے۔ اگر کوئی جمعہ پر آرہا ہے، مسجد آرہا ہے، اچانک غائب ہوگیا تو فوراً پتا کریں کیوں غائب ہوا اگر چھ ماہ بعد پتا کریں گے تو غلط ہے۔

سیکرٹری وقف جدید کو حضور انور نے فرمایا کہ اطفال کو بھی چندہ وقف جدید میں شامل کریں۔ سیکرٹری تعلیم کو حضور انور نے فرمایا یہاں تعلیم کی سہولت ہے آپ کی کوشش یہی ہونی چاہئے کہ ہمارے طلبا کم از کم گریجوایشن کریں۔ فرمایا بچوں کے دماغوں میں ڈالیں کہ آپ نے کمانا تو ہے ہی لیکن پہلے کم از کم گریجوایشن تو کرلیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر کوئی مزید تعلیم حاصل کرنیوالا قرض لینے سے خوف زدہ ہے تو اس بارہ میں مجھے بتائیں۔ حضور انور نے فرمایا طلباء کو سمجھانا، راہنمائی کرنا، کونسلنگ کرنا آپ کا کام ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کی پروفیشنلز کی ایک ٹیم ہونی چاہئے جو ان کی کونسلنگ کرے، ان کو گائیڈ کرے۔ فرمایا جب بچے ایک لیول تک لازمی تعلیم حاصل کرچکے ہوں تو پھر سیمینار کریں۔ اس میں ماہرین کو بلائیں جو بچوں کو گائیڈ کریں۔ بچے سوالات کریں اور ماہرین بتائیں کہ دنیا میں کس چیز کی مانگ ہے۔ مستقبل میں کس چیز کی زیادہ ضرورت ہے اور کیا تمہارے لئے بہتر ہے۔ فرمایا پہلے بچوں کو ماحول میسر کریں اور ان میں یہ احساس پیدا ہوجائے کہ یہ ہمارے ہمدرد ہیں۔

سیکرٹری تربیت کو حضور انور نے فرمایا جب بچوں کی تعلیم کے لیے اتنا کچھ کرلیں گے۔ بچوں سے ایک ذاتی تعلق قائم ہوجائے گا تو بچوں کی تربیت بھی ہوجائے گی۔

حضور انور نے فرمایا: آپ اپنی اصلاحی کمیٹی کو بھی Active کریں۔ حضور انور نے فرمایا اصلاح کا کام بہت بڑا ہے۔ کسی کی اصلاح کرنے میں ہرگز تھکنا نہیں بلکہ چار ہزار دفعہ بھی کہنا پڑے تو کہیں۔ نہ تھکنا ہے اور نہ مایوس ہونا ہے۔ نرمی سے سمجھاتے چلے جانا ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال کو حضور انور نے فرمایا جو بے شرح چندہ دیتے ہیں ان کو کہیں کہ وہ باقاعدہ لکھ کر اجازت حاصل کریں۔ فرمایا بے شرح کی اجازت کا اختیار نہ آپ کو ہے نہ امیر کو اور نہ مبلغ کو۔ فرمایا جو بے شرح دیتا ہے باقاعدہ لکھ کر مجھ سے اجازت حاصل کرے۔

سیکرٹری اشاعت کو حضور انور نے فرمایا کہ امسال جو نئی کتابیں شائع ہوئی ہیں وہ منگوائیں۔ فرمایا کتاب شرائط بیعت اردو اور انگریزی پڑھنے والوں کو دیں۔ حضور انور نے کتب کے تراجم کا بھی جائزہ لیا۔

حضور انور نے سیکرٹری وصایا سے وصیتوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے سیکرٹری تبلیغ کو ہدایت فرمائی کہ جو لوگ باہر کے ممالک سے آئے ہیں ان میں تبلیغ کریں۔ فرمایا پاکٹ تلاش کریں جہاں یہ لوگ آباد ہیں وہاں جائیں اور تبلیغی پروگرام کریں۔ فرمایا زرخیز زمینیں تلاش کریں، وہاں بیج پھینکیں تو فائدہ ہوگا۔ فرمایا کتب کے سٹال لگانے کے علاوہ مختلف جگہوں پر جائیں اور ذاتی رابطے قائم کریں اور تبلیغ کریں۔

سیکرٹری تحریک جدید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنا جو بھی ٹارگٹ رکھتے ہیں اس کو حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

شعبہ سمعی و بصری کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ MTA کے لئے ڈاکومنٹری فلم تیار کرکے بھجوائیں۔ میوزیم ہے اس کی فلم بنائیں۔ مختلف مقامات ہیں، کوئی انڈسٹری ہے۔ آپ کے پاس تو بہت سی جگہیں ہیں ان کے پروگرام تیار کرکے بھجوائیں۔ حضور انور نے

یہ بھی ہدایت فرمائی کہ کیبل کمپنیوں سے MTA کے بارہ میں پتا کریں اگر وہ کیبل پر دے سکیں تو سب گھروں میں جہاں کیبل پروگرام ہیں MTA کی سروس جاسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا جب بریک تھرو (Break Through) ہونا ہے تو یکدم ہونا ہے۔ اس لئے اس قوم کو احمدیت کے بارہ میں معلومات ہونی چاہئیں۔ احمدیت کا پیغام ہر ایک تک پہنچنا چاہئے، انہیں علم ہونا چاہئے۔

حضور انور نے انٹرنل آڈیٹر کو ہدایت فرمائی کہ ایک ماہ میں آڈٹ ہونا چاہئے۔

سیکرٹری تعلیم القرآن، وقف عارضی کو ہدایت فرمائی کہ اب کام شروع کریں۔ جائزہ لیں کہ کتنے قرآن کریم پڑھنے والے ہیں اور باقاعدہ کام شروع کریں۔

سیکرٹری امور خارجہ کو فرمایا کہ سرکاری افسران سے تعلقات بڑھائیں، رابطے قائم کریں۔ فرمایا ایک ایسی ٹیم بنائیں جو میڈیا کے اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دے، اخباروں میں خط لکھے۔

شعبہ رشتہ ناطہ کے کام کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا۔ سیکرٹری وقف نو کو حضور انور کو ہدایت فرمائی کہ جو بچے ۱۵ سال سے اوپر ہو چکے ہیں ان سے عہد لیں، وہ لکھ کر دیں کہ ہم نے وقف کرنا ہے، وقف پر قائم رہنا ہے۔ ان سب سے عہد لیں۔ مجلس عاملہ میں بعض شعبوں کا قیام نہیں تھا۔ حضو رانور نے ان شعبوں کے قیام کے بارہ امیر صاحب کو ہدایات دیں۔

نیشنل مجلس عاملہ سویڈن کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں نمازیں جمع کر کے پڑھائیں، نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

14 / ستمبر 2005ء بروز بدھ

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

فیملی ملاقاتیں

صبح ساڑھے نو بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ملاقاتیں فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ سوا دس بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جماعت گوتھن برگ کی ۴۳ فیملیز کے ۱۵۲ / افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ دو بجے حضور انور نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ

سہ پہر چار بجکر ۴۵ منٹ پر مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام قائدین سے باری باری ان کے شعبوں اور کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

نائب صدر انصار اللہ صف دوم کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صف دوم اس لئے بنایا گیا تھا کہ خدام سے انصار اللہ میں جانے والے سُست نہ ہو جائیں۔ حضور انور نے فرمایا سائیکل چلائیں، سیر کریں۔ فرمایا ان کو Active رکھنا آپ کا کام ہے۔ فرمایا ان کو خدمت خلق کے پروگراموں میں شامل کریں۔

قائد مال سے حضور انور نے انصار اللہ کے بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد اور چندہ کے معیار کا بھی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ فرمایا انصار اللہ کے چندہ مجلس اور چندہ اجتماع کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھا کریں۔

قائد ایثار کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو بڑی عمر کے انصار ہیں یہ ہسپتالوں میں جائیں، اولڈ پیپلز ہوم میں جائیں، بیماروں کی عیادت کریں۔ ان کا حال دریافت کریں۔ اپنے ساتھ پھول، پھل وغیرہ لے جائیں۔ اس طرح تعلق بڑھے گا اور رابطے قائم ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا یہ بھی جائزہ لیں کہ افریقہ، قادیان وغیرہ میں انصار اللہ سویڈن خدمت خلق کے تحت کیا خدمت کر سکتی ہے۔

شعبہ نو مبائعین کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ تین سال بعد نو مبائع نہیں رہتا۔ تین سال کے بعد اس کو باقاعدہ نظام کا حصہ بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا جو نو مبائعین انصار کی عمر کے ہیں ان کو اپنے اجتماع پر لے کر آئیں۔ ان کو شروع سے ہی جماعت کے نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ فرمایا جب ان کو اپنے پروگراموں میں شامل کریں گے تو ان کو نمازوں اور چندوں کی عادت پڑے گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ویسے تو یہاں ایسے انصار بھی ہیں جن کو سویڈش زبان آتی ہے۔ فرمایا ان نو مبائعین سے ملیں۔ ان کو اپنے ساتھ شامل کریں۔

فرمایا خطبہ جمعہ سویڈش زبان میں ہونا چاہئے، اردو زبان میں اس کا خلاصہ بتا دیا جائے۔ حضور انور نے مبلغ سلسلہ کو ہدایت فرمائی کہ خطبہ جمعہ بھی سویڈش میں دیں۔ اور علمی، تربیتی خطابات بھی تیاری کر کے سویڈش زبان میں دیں۔ صرف اردو میں خلاصہ دے دیا کریں۔ فرمایا MTA پر جب خطبہ آتا ہے تو سن کر کم از کم ۱۵۔ ۲۰ منٹ کا خلاصہ بنایا کریں۔ میرا خطبہ سن کر نوٹ لے لیا کریں اور اس کا سویڈش میں ترجمہ کر لیا کریں۔

حضور انور نے نئے آنے والوں کو نظام کا حصہ بنانے کے بارہ میں فرمایا کہ ان کو پہلے سے بتا دیا کریں کہ جماعت کسی فرد کی نہیں ہے۔ آپ جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ جس کے ذریعہ بیعت ہوئی ہے اس کو ساتھ لے جا کر بتا دیا جائے کہ اب یہ نو مبائع جماعت کے سپرد ہے۔ بیعت کروانے والا خود بتا دے کہ اب تم نظام کا حصہ ہو۔ جماعت تم سے رابطہ رکھے گی۔

حضو رانور نے فرمایا جب شعبہ تربیت کا رابطہ Active ہوگا تو بیعت کرانے والے کا خود بخود پیچھے چلا جائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر شہر اور ہر علاقے میں اپنی ٹیم بنائیں جو ان نو مبائعین کے قریب ہوں اور رابطہ کر سکیں۔ آپ خود تو ہر جگہ نہیں جا سکتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کا کم از کم ہر ہفتہ نو مبائع سے رابطہ ہونا چاہئے تا کہ جب وہ کہیں دوسری جگہ منتقل ہو تو آپ کو اطلاع دے کر جائے کہ فلاں جگہ جا رہا ہوں، وہاں میں کس سے رابطہ کروں۔

قائد تحریک جدید اور قائد وقف جدید کو حضور نے ہدایت فرمائی کہ باقاعدہ ٹارگٹ بنا کر کام کریں۔

قائد تبلیغ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا آپ نے نیا چارج سنبھالا ہے تو گزشتہ تمام ریکارڈ دیکھیں، فائلوں کا مطالعہ کریں اور پھر آگے چلیں۔ فرمایا کہ کتب کا سٹال لگانا تو ایک چھوٹا سا ذریعہ تبلیغ ہے۔ یہ آپ کی تبلیغ کا کل ذریعہ نہیں ہے۔ آپ وسیع پیمانہ پر اپنے تبلیغی پروگرام بنائیں۔ مختلف پاکٹ تلاش کریں۔ دوسرے ممالک سے آنے والے مہاجرین، عرب، البانین، یوگو سلاوین، ہنگری، پولش وغیرہ مختلف جگہوں پر آباد ہیں۔ مختلف ممالک کے لوگ آتے رہتے ہیں ان سے رابطے کریں اور ان کے پاس جائیں اور پیغام پہنچائیں۔ فرمایا اپنی تبلیغ کی ٹیمیں بنائیں۔ مالمو میں بھی بنائیں اور سٹاک ہالم میں بھی بنائیں اور ان میں صف اوّل، صف دوم کے انصار کو شامل کریں۔ فرمایا سٹال لگا لینا کافی نہیں یہ تو پرانا طریق ہے۔ اب نئے نئے راستے تلاش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مختلف قوموں سے جو لوگ احمدی ہوئے ہیں ان سے پوچھیں کہ آپ کی قوم میں نفوذ کا کیا ذریعہ ہے۔ کیا طریق ہے رابطوں کا، ان نو مبائعین کو کہیں کہ آپ پروگرام بنائیں، مجلس لگائیں ہم تبلیغ کے لئے آئیں گے۔

قائد تعلیم کو حضو رانور نے ہدایت فرمائی کہ انصار کے مطالعہ کیلئے کوئی کتاب مقرر کریں ان کا امتحان لیں۔ ساری مجلس عاملہ کا بھی امتحان لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصار کو کہیں کہ بے شک دیکھ کر پرچہ حل کریں لیکن سب انصار آپ کے امتحان میں شامل ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو خطبے سنتے ہیں ان کے بارہ میں آپ کو معین طور پر علم ہونا چاہئے۔ فرمایا والدین کو توجہ دلائیں کہ اپنے بچوں کو گھروں میں نمازیں پڑھائیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کروائیں اور اس طرف توجہ دلاتے رہیں۔

قائد عمومی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ماہانہ رپورٹ فارم میں ہر شعبے کا علیحدہ علیحدہ سوالنامہ تیار کریں۔ اس طرح مجالس سے ہر شعبہ کی علیحدہ علیحدہ رپورٹ آئے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد اشاعت کو ہدایت فرمائی کہ انصار جو رسالہ شائع کرتے ہیں وہ آدھا اردو میں اور آدھا سویڈش زبان میں شائع کیا کریں۔ فرمایا صف دوم کے انصار کی ٹیم بنائیں وہ ترجمہ کر دیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قائد تجنید کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ قائد تجنید علیحدہ بنائیں۔ وہ اپنی تجنید مکمل کرے اور جو لوگ پیچھے ہٹ گئے ہیں ان کو بھی رابطہ کر کے اپنی تجنید میں شامل کرے۔

ساڑھے پانچ بجے نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔ آخر پر مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پانچ بجکر ۳۵ منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام مہتممین سے ان کے شعبوں کا تعارف حاصل کیا اور ان کے کام کا جائزہ لیا اور آئندہ کے لئے ان کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

مہتمم تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تبلیغ کے لئے وفود بھیجنے کا کیا پروگرام ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہر نیا مہتمم جو آتا ہے اس کو گزشتہ سال کا ریکارڈ دیکھنا چاہئے اور اس کی بنیادوں پر کام کو آگے بڑھانا چاہئے۔ اگر گزشتہ سال کمزوریاں رہ گئی ہیں تو ان کا پتہ چل جائے گا۔ ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ فرمایا باقاعدہ پلان بنا کر کام کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب جماعت کو ہدایت فرمائی کہ معتمد علیحدہ بنائیں۔ یہ شعبہ صدر کے پاس نہیں ہونا چاہئے۔

مہتمم صحت جسمانی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ یہاں مسجد کے قریب خدّام کی اِن ڈور گیم کا انتظام ہونا چاہئے۔ اس طرح خدام کا مسجد سے رابطہ رہے گا۔ نمازوں کی حاضری بڑھ جائے گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کھیلوں کا ایک مقصد یہ ہے کہ صحت اچھی ہو اور دوسرا یہ کہ تربیت ہو۔

مہتمم مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام کے ماہانہ چندہ، کمانے والے خدام کی تعداد اور چندہ دینے والے خدام کی تعداد کا تفصیلی جائزہ لیا اور فرمایا اپنی مجلس شوریٰ میں چندہ کے معیار پر نظر ثانی کریں آپ کے خدام کے چندہ کا معیار کم ہے۔ شوریٰ اگر چندہ بڑھانے میں راضی ہوتی ہے تو بڑھا لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کے اجتماع میں ہر شعبے کے اخراجات کا بجٹ علیحدہ ہونا چاہئے اور سیکرٹری مال کو اس کا علم ہونا چاہئے۔

مہتمم تعلیم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدام کا نصاب مقرر کر کے باقاعدہ امتحان لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ اس ملک میں رہ رہے ہیں۔ سویڈش زبان استعمال کریں۔ آپ کے اجتماعات اور اجلاسات میں سویڈش زبان میں بھی تقاریر ہوں۔ فرمایا اجتماع میں تلقین عمل کا پروگرام رکھا کریں۔ علماء کی تقاریر رکھا کریں۔ مبلغ کی تقریر بھی ہو جو سویڈش زبان میں ہو۔

مہتمم تربیت کو فرمایا نمازوں کی حاضری کی طرف توجہ دیں آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ کتنے خدام ایسے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور قرآن کریم پڑھنے والے کتنے ہیں۔ جو مسجد نہیں آتے ان کو پیار سے سمجھائیں۔ آپ کے پاس

کلامُ الامام

''ہماری غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ لوگوں کو اس خدا کی طرف رہنمائی کریں جسے ہم نے خود دیکھا ہے'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 212)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

''اسلام نے رہبانیت کو نہیں رکھا اس لیے کہ وہ معرفتِ تامّہ کا ذریعہ نہیں ہے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 214)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

سارا Data اکٹھا ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو آپ کی بات نہیں مانتے ان کے کسی دوست کی ڈیوٹی لگائیں کہ وہ اس سے رابطہ کرے اور اس کا مسجد سے رابطہ قائم کروائے۔

شعبہ اشاعت کو حضور انور نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ خدام کے رسالہ کا نام جو ''الطارق'' ہے یہ اسی طرح رسالہ پر لکھیں اور بریکٹ میں اس کا ترجمہ دے دیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا رسالہ میں مواد سویڈش زبان میں ہونا چاہئے۔ فرمایا اس رسالہ کو email کرنے کے علاوہ باقاعدہ پرنٹ بھی کریں اور خدام کو بھجوائیں۔ اس میں قرآن کریم کی آیت اُس کی تشریح، حدیث نبویؐ اور اس کی تشریح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس دیں۔ اسی طرح خلیفۂ وقت کے خطبات میں سے مواد لے کر ترجمہ کر کے دیا کریں۔

مہتمم اطفال کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: سٹاک ہالم کی مسجد کو بھی مستعد کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خدام کی نیشنل عاملہ کے ممبران گوتھن برگ کے علاوہ حسب ضرورت دوسری مجالس، مالمو اور سٹاک ہالم وغیرہ سے بھی لئے جا سکتے ہیں۔ آجکل بذریعہ فون اور Email بآسانی رابطے ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہتمم اطفال کو ہدایت فرمائی کہ آپ اپنا نائب مہتمم اطفال Malmo میں بنا سکتے ہیں اور دوسرے سیکرٹریان بھی لے سکتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ مہتمم امور طلباء بھی بنائیں۔

مہتمم تبلیغ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ تبلیغ کی ایسی پاکٹ تلاش کریں جہاں دوسرے ممالک سے آنے والے لوگ آباد ہیں۔ فرمایا یہاں کے لوگوں میں بھی تبلیغ کریں۔ فرمایا تبلیغ کے لئے ذاتی رابطے ہونے ضروری ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا عربوں کو عربی زبان میں لٹریچر دیں شروع میں چھوٹا لٹریچر دیں۔ زیادہ دلچسپی رہے تو پھر بڑی کتب مطالعہ کے لئے دیں۔

حضور انور نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ اگر عاملہ کے ممبران میں کوئی سویڈش بھی ہے تو پھر عاملہ کے اجلاس میں اس کے لئے سویڈش ترجمہ کا انتظام ہونا چاہئے۔ اگر ساری عاملہ کو سویڈش آتی ہے تو پھر مجلس عاملہ کی کارروائی سویڈش زبان میں ہو۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ٦ بجکر ٢٥ منٹ تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ

اسکے بعد 6:30منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سویڈن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ عاملہ کی ممبران سے باری باری اُنکے عہدوں کا تعارف حاصل کیا۔ اور انکے پروگراموں اور کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ساتھ ساتھ ہر عہدیدار کو ہدایات سے نوازا اور مختلف امور میں ان کی رہنمائی فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مسجد ناصر گوتھن برگ کے بیرونی علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ قریباً بیس منٹ کی سیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لائے۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

15 ستمبر 2005ء بروز جمعرات

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ دو بجے حضور انور نے مسجد ناصر گاتھن برگ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ بعدازسہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔ پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر مسجد ناصر کے بیرونی علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ چھ بجے حضور انور سیر سے واپس تشریف لائے۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

سوا چھ بجے واقفین نو بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم فرحان رشید نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ عزیزم سلیمان تقی نے پیش کیا۔ حضور انور نے عزیزم سلیمان تقی سے دریافت فرمایا کہ اردو پڑھنی آتی ہے۔ فرمایا بڑا اچھا ترجمہ پڑھا ہے کمال کر دیا ہے۔ حضور انور نے کلاس کے بچوں سے بھی دریافت فرمایا کہ کس کس کو اردو پڑھنی آتی ہے۔ حضور نے فرمایا جس طرح اس بچے نے اردو زبان سیکھی ہے تو باقی بچے بھی اسی طرح سیکھ سکتے ہیں۔

حضور انور نے بچوں سے فرمایا آپ سب اردو زبان سیکھیں۔ آپ نے کل کو بڑے ہونا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اردو کتب پڑھنی ہیں۔ پھر ان کتب کے تراجم کرنے ہیں۔ اس لئے آپ کو اردو آنا ضروری ہے۔ ضروری نہیں کہ سب ڈاکٹر ہی بنیں۔

بعدازاں عزیزم کاشف ورک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی اور عربی متن پڑھا جس کا اردو ترجمہ عبدالمالک نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزیزم عیسیٰ یحییٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر مَیں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

حضور انور ایدہ اللہ نے نظم کی تشریح آسان زبان میں فرمائی اور بچوں کو اس نظم کا مضمون اور معانی سمجھائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کی قادیان آمد اور احمدیت قبول کرنے کا واقعہ بیان فرمایا۔ پھر آپ کی شہادت کے بارہ میں بھی حالات بیان فرمائے کہ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا۔ آپ خدا کا خوف رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا، استقامت دکھائی اور شہادت کا عظیم رتبہ پایا۔

حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ آپ نے بڑے ہو کر کیا بننا ہے؟ فرمایا کتنے ہیں جنہوں نے مبلغ بننا ہے، کتنے ہیں جنہوں نے ڈاکٹر، انجینئر، وکیل اور ٹیچر بننا ہے۔ اور کتنے ایسے ہیں جنہوں نے کمپیوٹر سائنس میں جانا ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ میں سے ہر ایک کو دین کا علم ہونا ضروری ہے۔

اس کے بعد عزیزم اسامہ سلیم نے 'آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بچوں سے شفقت' کے موضوع پر تقریر کی جس کے بعد عزیزم اعزاز یوسف نے 'حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول' کے عنوان پر تقریر کی۔ حضور انور نے بچوں سے پوچھا کیا آپ کو اس کی سمجھ آئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جتنا عشق اور پیار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تھا اس کی مثال نہیں ملتی۔ مخالفین آپؑ پر غلط الزام تراشی کرتے ہیں۔

اس کے بعد بچوں کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ جس کا اردو ترجمہ عزیزم ورود رشید نے پیش کیا۔

پروگرام کے آخر پر عزیزم فراز جان ظفر نے 'مسجد ناصر گاتھن برگ، سویڈن' کا تعارف کروایا اور ساتھ ساتھ سکرین پر مسجد کی تعمیر اور افتتاح وغیرہ کی تصاویر بھی دکھائی گئیں۔

کلاس کے آخر پر حضور انور نے ان بچوں کو قلم عطا فرمائے جنہیں اس سے قبل قلم نہیں ملے تھے۔ سات بجے یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

واقفاتِ نَو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ رافعہ سجاد نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ عزیزہ سائرہ سوسن نے پیش کیا۔ بعدازاں عزیزہ شہلہ نور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی جس کا اردو ترجمہ عزیزہ لبنیٰ احمد نے پیش کیا۔ بعدازاں عزیزہ مفلحہ رشید نے ثاقب زیروی صاحب مرحوم کی نظم

فلک گیر ہے اب صدائے خلافت

پیش کی۔ اس کے بعد ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' کے عنوان پر عزیزہ کاشفہ لون نے اور ''قرآن اور آداب تلاوت'' کے موضوع پر عزیزہ آمنہ سلیم نے تقاریر کیں۔ ''قدرت ثانیہ ایک عظیم نعمت ہے'' کے عنوان پر عزیزہ درّ شہوار نے تقریر کی۔

اس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ یا عین فیض اللہ والعرفان کے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے جس کا اردو ترجمہ عزیزہ مبارکہ نے پیش کیا۔

کلاس کے آخر پر حضور انور نے ان بچیوں کو قلم عطا فرمائے جن کو پہلے قلم نہیں ملے تھے۔ اس کے علاوہ بچیوں کو حجاب بھی عنایت فرمائے۔ سات بج کر پچاس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

16 ستمبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز فجر مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لا کر پڑھائی۔

صبح حضور انور دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق آج سکینڈے نیوین ممالک کی جماعتوں سویڈن، ڈنمارک اور ناروے کا اکٹھا جلسہ سالانہ سویڈن کے شہر گوتھن برگ میں شروع ہو رہا تھا۔ ان تینوں ممالک کا یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ ہے جو مشترکہ ہو رہا ہے۔ اور جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی ہے۔ اس جلسہ میں شرکت کے لئے تینوں ممالک کے قافلے بدھ کے روز سے ہی گوتھن برگ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ ایک بڑی تعداد قافلوں کی صورت میں جمعرات کے روز پہنچی۔ بعض فیملیز مختلف مقامات سے پانچ صد کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے پہنچیں۔ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جمعہ سے قبل تک جاری رہا۔ لوگ جوق در جوق اس مبارک جلسہ میں شمولیت کے لئے آ رہے تھے اور ان کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ ہر ایک اپنی سعادت پر خوش تھا کہ ان کو تینوں ممالک کے پہلے ایسے جلسہ میں شرکت کی توفیق مل رہی ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ رونق افروز ہیں۔ یوں لگتا تھا کہ ان تینوں ممالک کی ساری جماعتیں امڈ آئی ہیں۔ جلسہ گاہ کے اردگرد کے ہوٹل احمدیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا ہر ایک کی یہی خواہش تھی کہ جہاں حضور انور کا دیدار حاصل ہو وہاں حضور انور کی موجودگی میں ان انتہائی مبارک ایام سے فیضیاب ہوں اور اس تاریخی جلسہ میں شمولیت سے محروم نہ رہیں۔

ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 215)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد

کلامُ الامام

''میں جانتا ہوں کہ اعمال کی توفیق رفتہ رفتہ ملتی ہے
لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک ایمان قوی نہ ہو کچھ نہیں ہوتا''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 226)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

جو میری تکذیب کرتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی بھی تکذیب کرتا ہے

کیونکہ اس صورت میں اسے مسیح موعود کی آمد کے متعلق قرآن وحدیث کی بیان کردہ تمام پیشگوئیوں کا انکار کرنا پڑتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 17 ر نومبر 2017 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کون سا شعر پڑھ کر سنایا؟

جواب حضور انور فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ: وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت ☆ مَیں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت مسلمانوں کی کیا حالت تھی؟

جواب حضور انور فرمایا: وہ زمانہ اسلام کا درد رکھنے والے مسلمانوں کے لئے انتہائی بے چین کرنے والا زمانہ تھا۔ لاکھوں مسلمان عیسائی ہو گئے تھے۔ آنحضرتؐ کے فرمان کے مطابق ایمان ثریّا پر جا چکا تھا۔ عملاً مسلمانوں میں نہ دین باقی رہا تھا۔ نہ اسلام کی حقیقت باقی رہی تھی۔ اسلام کا درد رکھنے والے اس انتظار میں تھے کہ کوئی مسیحا آئے اور اسلام کی اس ڈولتی کشتی کو سنبھالے۔

سوال حضور انور نے حضرت صوفی احمد جان صاحب کا کیا مقام و مرتبہ بیان فرمایا اور ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیسا تعلق تھا؟

جواب حضور انور فرمایا: حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کی بھی شہرت بڑی دُور دُور تھی۔ بہت سے ان کے مرید تھے۔ ایک دفعہ مہاراجہ جمّوں نے ان کو دعوت دے کر کہا کہ آپ جمّوں آ کر میرے لئے دعا کریں لیکن آپ نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر دعا کروانی ہے تو میرے پاس آ کر کرواؤ۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بڑا عقیدت کا تعلق تھا۔ ایک شعر میں انہوں نے مسیح موعودؑ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ: ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نگاہ۔ تم مسیحا بنو خدا کے لئے۔

سوال حضرت صوفی احمد جان صاحب نے اپنی اولاد کو کیا نصیحت فرمائی تھی؟

جواب حضور انور فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے پہلے ان کی وفات ہوگئی تھی لیکن ان کو یہ یقین تھا کہ آپ ہی زمانے کے امام اور مسیح موعود ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنی اولاد کو، اپنے مریدوں کو یہ نصیحت کی تھی کہ جب بھی دعویٰ ہوگا تم مان لینا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوے کی صداقت کے لیے کیا عقلی دلائل پیش فرمائے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ قرآن شریف کے وعدہ کے موافق اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت فرمائی اور رسول اللہؐ کی پیشگوئی پوری ہوئی کیونکہ عین ضرورت کے وقت خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق، رسول اللہؐ کی بشارت کے موافق خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا۔ میرے دعوے کو 22 برس گزر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات میرے ساتھ ہیں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کی تائیدات میرے ساتھ کیوں ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس مثال کے ذریعہ سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: بعض لوگ کہتے ہیں کہ حفاظت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ دیکھو جو شخص باغ لگاتا ہے یا عمارت بناتا ہے تو کیا وہ نہیں چاہتا کہ اس کی حفاظت اور دشمنوں کی دست برد سے بچانے کے لئے ہر طرح کوشش کرے؟ پھر کیا اللہ تعالیٰ کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کرے؟ بیشک حفاظت کرتا ہے اور اس نے ہر بلا کے وقت اپنے دین کو بچایا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے صحیح وقت پر مبعوث ہونے کی کیا دلیل بیان فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: کئی کروڑ کتابیں اسلام کے ردّ میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان گالیوں کو اگر جمع کیا جاوے جو ہمارے ملک کے مرتد عیسائیوں نے سید المعصومینؐ اور آپؐ کی پاک ازواج کی نسبت شائع کی ہیں تو کئی کوٹھے ان کتابوں سے بھر سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی کہتے ہیں کہ اسلام کا کیا بگڑا ہے؟ ہاں جو نورِ قلب رکھتے ہیں اور زمانہ کے حالات سے آشنا ہیں ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ وقت کسی عظیم الشان مصلح کا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح کی آمد کے متعلق کیا قرآنی دلیل بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔ اس آیت میں وعدۂ استخلاف کے موافق جو خلیفے آنحضرتؐ کے سلسلہ میں ہوں گے وہ پہلے خلیفوں کی طرح ہوں گے۔ آنحضرتؐ کو مثیلِ موسیٰ فرمایا گیا ہے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا اور آپ مثیل موسیٰ استثناء کی پیشگوئی کے موافق بھی ہیں۔ اس مماثلت کے لحاظ سے کم از کم اتنا تو ضروری ہے کہ چودھویں صدی میں ایک خلیفہ اسی رنگ وقوت کا پیدا ہو جو مسیح سے مماثلت رکھتا ہو۔

سوال تکمیل اشاعت ہدایت سے کیا مُراد ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: آنحضرتؐ پر جو اِتمامِ نعمت اور اِکمال الدین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اوّل تکمیل ہدایت۔ دوسری تکمیل اشاعتِ ہدایت۔ تکمیل ہدایت مِنْ کُلِّ الوُجوہ آپؐ کی آمدِ اوّل سے ہوئی اور تکمیل اشاعتِ ہدایت آپؐ کی آمد ثانی سے ہوئی۔

سوال اللہ تعالیٰ نے تکمیل اشاعت ہدایت کے لیے آج کے دور میں کیا سامان پیدا فرمائے ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اشاعت کے تمام ذریعے اور سلسلے مکمل ہو رہے ہیں۔ چھاپہ خانوں کی کثرت اور آئے دن ان میں نئی باتوں کا پیدا ہونا۔ ڈاکخانوں، تار برقیوں، ریلوں، جہازوں کا اجراء اور اخبارات کی اشاعت، ان سب امور نے مل ملا کر دنیا کو ایک شہر کے حکم میں کر دیا ہے۔ پس یہ ترقیاں بھی دراصل آنحضرتؐ کی ہی ترقیاں ہیں کیونکہ اس سے آپؐ کی کامل ہدایت کے کمال کا دوسرا جزو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت پورا ہو رہا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح موسوی اور مسیح محمدی میں کیا مماثلت بیان فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: مسیح نے کہا تھا کہ مَیں توریت کو پورا کرنے آیا ہوں اور مَیں کہتا ہوں کہ میرا ایک کام یہ بھی ہے تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کروں تاریخ سے اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ یہود نے توریت کے احکام چھوڑ دیئے تھے اور طالمود کی روایتوں پر زیادہ زور دیتے تھے۔ مسلمانوں نے بھی کتابُ اللہ کو چھوڑ دیا گیا ہے اور روایتوں اور قصّوں پر زور مارا جاتا ہے۔

سوال وہ کیا (سرّ) راز ہے جو مسیح موسوی اور مسیح محمدی کی مماثلت کو مکمل کرتا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: ایک اور سرّ بھی ہے جو اس مماثلت کو مکمل کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح اخلاقی تعلیم پر زور دیتے تھے۔ مسیح موعود کے لئے بھی یہی مقرر تھا کہ وہ اسلام کی خوبیوں کو تعلیم کی عملی سچائیوں سے قائم کرے اور اسلام پر تلوار کے زور سے پھیلنے کے اعتراض کو دور کرے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کس طرح آنحضرتؐ کا انکار بن جاتا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جو میری تکذیب کرتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی بھی تکذیب کرتا ہے کیونکہ اس صورت میں اسے مسیح موعود کی آمد کے متعلق قرآن و حدیث کی بیان کردہ تمام پیشگوئیوں کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ اس سے ماننا پڑے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر صدی کے سر مجدد کے آنے اور امامکم منکم کا وعدہ نعوذ باللہ جھوٹا ثابت ہوا۔ اسی طرح خلفا کی آمد کی قرآنی پیشگوئی کو بھی نعوذ باللہ جھوٹا ماننا پڑے گا۔ نیز

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کی تائید میں کون سی قرآنی نشانی بیان فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: یہ ریلوے مسیح موعود کا ایک نشان ہے۔ قرآن شریف میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ کہ جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔ لَيُتْرَكُنَّ الْقِلَاصُ میں ریل کی طرف اشارہ ہے۔ ابتدائے آفرینش سے ایسی سواری نہیں نکلی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی سچائی کو پرکھنے کے لیے کیا معیار بیان فرمایا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اگر میری سچائی کو پرکھنا ہے تو منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو آزمائیں اور پھر دیکھیں کہ حق کس کے ساتھ ہے۔ خیالی اصولوں اور تجویزوں سے کچھ نہیں بنتا اور نہ مَیں اپنی تصدیق خیالی باتوں سے کرتا ہوں۔ مَیں اپنے دعویٰ کو منہاجِ نبوت کے معیار پر پیش کرتا ہوں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوے کی تصدیق میں کون سے سات دلائل بیان فرمائے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: (1) آنحضرتؐ مثیلِ موسیٰ ہیں، یہ مماثلت چاہتی ہے کہ ایک سلسلہ خلفاء کا ہو۔ (2) آیت استخلاف میں خلافت کا وعدہ ہے اور اسکو پہلی خلافت کے ہم رنگ قرار دیا اس لیے ضرور ہے کہ اس سلسلہ محمدیہ کے خلفاء کا خاتم بھی ایک مسیح ہی ہو۔ (3) رسول اللہؐ نے فرمایا اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔ تم میں سے تمہارا امام ہوگا (4) اس وقت عیسائی فتنہ سب سے بڑھ کر ہے اسلئے ضروری ہے کہ اس صدی کا مجدّد کاسر الصلیب ہو۔ (5) موسوی خلافت کی مماثلت کے لحاظ سے خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ کا چودھویں صدی میں ہونا ضروری ہے۔ (6) جو علامات مسیح موعود کی مقرر تھیں ان میں سے بہت سی پوری ہو چکیں (7) سورۂ فاتحہ کی دعا سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنے والا اس اُمّت میں سے ہوگا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حق معلوم کرنے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: خدا تعالیٰ سے اپنی نمازوں میں دعائیں مانگیں کہ وہ اُن پر حق کھول دے۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسان تعصب اور ضد سے پاک ہو کر حق کے اظہار کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے گا تو ایک چلّہ نہ گزرے گا کہ اس پر حق کھل جائے گا۔

سوال اللہ تعالیٰ کے ولی کے انکار سے کس طرح ایمان سلب ہو جاتا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: مگر بہت ہی کم لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہتے ہیں اور اس طرح پر اپنی کم سمجھی یا ضدّ وتعصب کی وجہ سے خدا کے ولی کا انکار کر کے ایمان سلب کرا لیتے ہیں۔ کیونکہ جب ولی پر ایمان نہ رہے تو ولی جو نبوت کے لئے بطور میخ کے ہے اسے پھر نبوت کا انکار کرنا پڑتا ہے اور نبی کے انکار سے خدا کا انکار ہوتا ہے اور اس طرح پر بالکل ایمان سلب ہو جاتا ہے۔

☆......☆

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 فروری 2018 بروز ہفتہ ساڑھے 10 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

1۔ مکرم عبد السمیع خالد صاحب ابن مکرم ماسٹر محمد فضل داد چوہدری صاحب (ربوہ۔حال لندن)

15 فروری 2018ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت ماسٹر اللہ داد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔آپ کی نانی کو لوائے احمدیت کا سوت کاتنے کی سعادت حاصل ہوئی۔آپ قادیان میں پیدا ہوئے اور 1960ء کی دہائی میں یُوکے آئے ۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔خلافت کے ساتھ والہانہ اطاعت کا تعلق تھا۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

2۔ مکرم خرم سلیم میر صاحب ابن مکرم سلیم میر صاحب (ویمبلڈن پارک۔یُوکے)

13 فروری 2018ء کو 38 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کے پڑدادا محترم میر اکبر علی خان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں کاروبار کی غرض سے کینیا میں مقیم تھے۔وہاں ان کو تبلیغ پہنچی تو وہ احمدی ہوگئے۔ بعد میں ہندوستان واپس آئے اور اپنے والد حضرت میاں میراں بخش صاحب (موضع شیخ پور گجرات) کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں قادیان حاضر ہوکر دونوں باپ بیٹے نے دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔یوں انکے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔مرحوم بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ابن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب (راولپنڈی)

20 دسمبر 2017ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کا تعلق گوہد پور ضلع سیالکوٹ سے تھا۔آپ کی والدہ کو حضرت مسیح موعودؑ کے سفر سیالکوٹ کے موقع پر بیعت کی توفیق ملی۔1955 سے بطور گزیٹڈ آفیسر جی ایچ کیو راولپنڈی ملازمت کی اور یہیں سے 60 سال کی عمر میں ریٹائر ہوئے۔آپ کو راولپنڈی میں نائب امیر کے علاوہ مختلف جماعتی و تنظیمی عُہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ساری زندگی دین کی خدمت ایک واقف زندگی کی طرح کرتے رہے۔خلافت سے ہمیشہ بے انتہا عشق و وفا اور احترام کا تعلق رہا۔

2۔ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب مرحوم (سابق صدر جماعت گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

11 جنوری 2018ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، بہت دعا گو، خلافت سے انتہائی محبت کرنے والی، بہت سادہ اور خاموش طبع خاتون تھیں۔ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتیں اور غرباء کی مدد کیا کرتی تھیں۔رشتہ داروں کا بھی بہت خیال رکھتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ آخن (جرمنی) کی والدہ تھیں۔

3۔ مکرم شفیق احمد بھٹی صاحب ابن مکرم رفیق احمد صاحب بھٹی (آسٹریلیا)

4 جنوری 2018ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، بہت نیک، مخلص اور غیرتمند انسان تھے۔خلافت کے ساتھ ہمیشہ والہانہ محبت کا تعلق رکھا۔اہلیہ کی وفات کے بعد بچوں کی اچھی تربیت کی اور ہمیشہ انہیں جماعتی پروگراموں میں اپنے ساتھ لے کر شامل ہوتے رہے۔ ان کی بچیوں نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کے گھر میں خدمت کی توفیق پائی۔

4۔ مکرم عنایت خان صاحب (لاس اینجلس) ابن مکرم ڈاکٹر عبد اللہ خان صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

13 جنوری 2018ء کو 89 سال کی عمر میں کیلیفورنیا میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کی والدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔جنہیں چھوٹی عمر میں کئی سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں گزارنے کی توفیق ملی۔آپ 1978ء سے لاس اینجلس میں رہائش پذیر تھے۔مقامی جماعت میں جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری تربیت کے علاوہ انصار اللہ کے زعیم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔خلافت کے ساتھ والہانہ محبت اور پیار کا تعلق تھا۔قادیان میں حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر انہیں مختلف خدمات بجالانے کا موقعہ ملتا رہا جس کے واقعات اکثر سنایا کرتے تھے۔ آپ مکرم ڈاکٹر جنرل نسیم احمد صاحب مرحوم آئی سپیشلسٹ کے بڑے بھائی تھے۔

5۔ مکرم طاہر گراؤن صاحب (جرمنی)

25 دسمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے 1999ء میں بیعت کرکے اسلام واحمدیت میں شمولیت اختیار کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کا اسلامی نام ''طاہر'' رکھا۔بہت سادہ، محنتی، صاف گو اور مخلص احمدی تھے۔نظام جماعت کے اطاعت گزار اور چندہ جات بروقت ادا کیا کرتے تھے۔جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہوتے۔یکم جنوری کو ہر سال جرمنی بھر میں وقار عمل کے ذریعہ شہروں کی صفائی کا جو پروگرام ہوتا ہے اس میں بڑی باقاعدگی سے شرکت کیا کرتے تھے۔ ڈیڑھ سال قبل جب انہیں اپنی مہلک بیماری کا علم ہوا تو اس عرصہ کو بڑے صبر، ہمت اور حوصلہ سے گزارا اور کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہ لائے۔

6۔ مکرم مرتضیٰ چراغ علی صاحب ابن مکرم واجد علی صاحب (سرینام)

14 جنوری 2018ء کو ساڑھے بیاسی سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کا تعلق وانیکا سرینام سے تھا۔ مارچ 1981ء میں محترم مولانا محمد صدیق ننگلی صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ستمبر 1989ء میں نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق پائی اور سرینام کے پہلے موصی ہونے کی سعادت پائی۔ انتہائی حلیم، شریف طبع، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔آپ مبلغین کا بے حد احترام کرنے والے اور نظام جماعت سے بھرپور تعاون کرنے والے افراد میں شامل تھے۔اپنا اور اہلیہ کا چندہ بہت باقاعدگی سے ادا کرتے اور اگر کبھی دیر ہوجاتی تو بہت فکر مند رہتے ۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

7۔ مکرمہ امۃ الرشید ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عنایت اللہ صاحب مرحوم (Pennsylvania۔امریکہ)

2 جنوری 2018ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت شیخ غلام قادر صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔آپ کے ایک بھائی محترم مولانا غلام حسین ایاز صاحب مرحوم سنگاپور اور ملایا کے مبلغ تھے اور دوسرے بھائی محترم مولانا غلام احمد فرخ صاحب مرحوم سندھ اور فجی میں مبلغ رہے۔مرحومہ ایام جوانی سے ہی عبادت گزار اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ ہر ایک سے مسکرا کر ملنا آپ کی پہچان تھی۔خلافت احمدیہ سے آپ کو بے حد عشق اور احترام کا تعلق تھا۔آپ گزشتہ 21 سال سے امریکہ میں اپنے بیٹے مکرم لطف اللہ سلیم صاحب کے پاس مقیم تھیں۔امریکہ آنے سے قبل آپ کو پاکستان میں ضلع جہلم کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ چندہ وصیت اور صدقات بڑی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں اور آپ کو خلیفہ وقت کی تحریکات پر متعدد مرتبہ اپنا زیور پیش کرنے کی توفیق ملی۔ ہمیشہ اپنی اولاد کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں ۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

8۔ مکرم منیر الدین بھٹی صاحب ابن مکرم احمد دین صاحب (کراچی)

28 جولائی 2017ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق راجوری، جموں وکشمیر سے تھا۔بعد میں ناصر آباد (ضلع عمر کوٹ سندھ) میں آکر آباد ہوگئے۔مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے باورچی بھی رہے۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، نرم مزاج، ہمدرد، نہایت شفیق اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے انسان تھے۔کراچی میں اپنے حلقہ میں سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری تعلیم القرآن کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔مجلس انصار اللہ کے مختلف عہدوں پر بھی خدمت بجا لاتے رہے۔چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔

9۔ مکرمہ امۃ النصیر مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم نثار احمد قریشی صاحب (دار الصدر شرقی الف ربوہ)

20/اکتوبر 2017ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے لمبا عرصہ اپنے حلقہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ومقامی میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔2009 سے تا حال بطور سیکرٹری اصلاح وارشاد و نائب صدر دوم لجنہ مقامی ربوہ خدمت بجالا رہی تھیں۔20 سال سے زائد عرصہ تک بہت سے بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھانے کی توفیق پائی ۔آپ اُن چار خوش نصیب خاندانوں کا ایک فرد تھیں جن کو حضرت مصلح موعودؓ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ ربوہ میں قیام کریں اور ربوہ کی آباد کاریوں کی بنیاد ڈالیں۔خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والی بہت نیک خاتون تھیں۔آپ مکرم مرزا عبد الرشید صاحب سیکرٹری ضیافت یُوکے کی ہمشیرہ اور مکرم مرزا ناصر محمود صاحب ابن مکرم مرزا اظہر احمد صاحب کی ساس تھیں۔

10۔ مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم بشارت احمد بھٹی صاحب (چھنی جاناں ضلع حافظ آباد)

24 نومبر 2017ء کو بوجہ ایکسیڈنٹ موقعہ پر ہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ پر اور آپ کے والد پر جماعت کی خاطر بہت تشدد ہوتا رہا ہے اور ایک مقدمہ میں آپ کو گرفتار بھی کرلیا گیا تھا۔ان تمام حالات میں آپ ثابت قدم رہے۔آپ کی شادی 2012ء میں مکرم نسیم احمد بٹ صاحب شہید سمن آباد فیصل آباد کی بیٹی کے ساتھ ہوئی تھی۔آپ ضعیف العمر والد کا واحد سہارا تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

......☆......☆......☆......

خُطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22 مارچ 2016ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا:

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ بینش احمد بنت مکرم راجہ ناصر احمد صاحب لندن کا ہے، یہ عزیزم فہد الٰہی راجپوت ابن مکرم طاہر احمد راجپوت صاحب امریکہ کے ساتھ پچیس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اب دعا کرلیں۔اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت اور کامیاب فرمائے۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2 مارچ 2018)

......☆......☆......☆......

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 28 جنوری 2018 کو مکرم مسرت احمد صاحب صدر جماعت ممبئی کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم عطاء الکریم نے کی۔ نظم مکرم محمد معین خان صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم عبادت الحق خان صاحب، خاکسار، مکرم محمد احمد سمیع اللہ صاحب اور مکرم ٹی عبد المجیب صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (جعفر علی خان معلم سلسلہ ممبئی)

جماعت احمدیہ دہرادون میں مورخہ 8 فروری 2018 کو احمدیہ مشن ہاؤس میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار اور مکرم افضال احمد صاحب معلم سلسلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس جلسہ میں 5 زیر تبلیغ دوستوں نے بھی شرکت کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 20 فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔

(عزیز احمد مبلغ انچارج دہرادون یو.کے)

جماعت احمدیہ بنگلور میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد

جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 26 مارچ تا یکم اپریل 2018 ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ آخری اجلاس مورخہ یکم اپریل کو مکرم مصدق احمد صاحب امیر مقامی بنگلور کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ڈاکٹر صباحت احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم برکات احمد سلیم صاحب نے پڑھی۔ بعدہ تقریب آمین میں شامل بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ بعد ازاں مکرم محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی، مکرم کمال الدین صاحب، مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب اور خاکسار نے قرآن مجید کے تعلق سے مختلف موضوعات پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (میر عبد الحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

جلسہ یوم مسیح موعود

☆ جماعت احمدیہ OSAP بھونیشور، اُڈیشہ میں مورخہ 24 مارچ 2018 کو مکرم محمود خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمود خان صاحب نے کی۔ نظم عزیزم شیخ عتیق احمد نے پڑھی۔ بعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر تین تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ مفسر احمد مبلغ سلسلہ، OSAP بھونیشور اڈیشہ)

☆ جماعت احمدیہ پٹنہ میں مورخہ 23 مارچ 2018 کو مکرم شاہ محمود احمد صاحب نائب امیر ضلع پٹنہ و گیا کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ بعدہ مکرم طاہر احمد صاحب نے 23 مارچ کے دن کی اہمیت بیان کی۔ بعدہ خاکسار نے بعنوان ’’حضرت امام مہدی کا ظہور اور آپؑ کی صداقت‘‘ اور مکرم شاہ محمود احمد صاحب نے ’’غیر احمدیوں کے مسیح موعودؑ کے متعلق تاثرات‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ (سید وحید الدین، مبلغ انچارج پٹنہ، گیا)

جماعت احمدیہ بنگلور میں واقفین نو کی 15 روزہ تربیتی کلاس

جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 26 مارچ تا 10/اپریل 2018، 15 روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں واقفین نو کے علاوہ اطفال و ناصرات نے بھی حصہ لیا۔ روزانہ صبح دس تا ساڑھے بارہ بجے دوپہر کلاس لی جاتی رہی جس میں قرآن مجید، اردو، نصاب وقف نو پڑھایا گیا۔ مکرم میر عبد الحمید شاہد صاحب مبلغ انچارج بنگلور، مکرم محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی بنگلور اور خاکسار نے کلاسز لیں۔ بچوں کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے دو دن اور بڑھائے گئے۔ اس طرح یہ پروگرام 12/اپریل کو اختتام کو پہنچا۔ مورخہ 12/اپریل کو مکرم حشمت اللہ خان صاحب کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم سالک مجید نے کی۔ عزیزم فوزان احمد نے قصیدہ کے دس اشعار سنائے۔ بعدہ خاکسار نے کلاسز کے انعقا کی غرض بیان کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ تربیتی کیمپ اختتام پذیر ہوا۔ (سید شارق مجید سیکرٹری وقف نو بنگلور)

جلسہ یوم مصلح موعود

☆ جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 25 فروری 2018 کو مکرم منور الدین ظہیر صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم، نظم اور متن پیشگوئی کے بعد سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (جعفر علی خان معلم سلسلہ ممبئی)

☆ جماعت احمدیہ برہ پورہ بھاگل پور بہار میں مورخہ 20 فروری 2018 کو بعد نماز مغرب مکرم محمد عبد الباقی صاحب صدر جماعت برہ پورہ و امیر ضلع بھاگلپور کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی۔ نظم مکرم سید عبد النقی صاحب نے پڑھی۔ بعدہ صدر اجلاس نے متن پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد مقررین نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد یامین خان معلم سلسلہ بھاگلپور بہار)

☆ جماعت احمدیہ علی گڑھ یوپی میں مورخہ 16 فروری 2018 کو مکرم اصلاح الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ علی گڑھ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیراز احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم سید عمر احمد صاحب نے پڑھی۔ متن پیشگوئی مصلح موعود مکرم محسن الٰہی صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم رشید احمد صاحب، مکرم توصیف احمد صاحب اور مکرم سید خالد احمد صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعود کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(رشید احمد، مبلغ انچارج، علی گڑھ)

☆ جماعت احمدیہ باٹی میں مورخہ 17 فروری 2018 کو مکرم علی شیر صاحب امیر ضلع متھرا کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سکندر احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم زاہد احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم زاہد احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 19 فروری کو جماعت احمدیہ مکھری میں مکرم ولی محمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سورج خان صاحب نے کی اور نظم عزیزم ساحل احمد نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مذکر یٰسین صاحب معلم سلسلہ مکھری نے حضرت مصلح موعود کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 20 فروری کو جماعت احمدیہ کوٹھی میں مکرم علی شیر صاحب امیر ضلع متھرا کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قاضی آصف بن رشید صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم چھوٹو خان صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم عالم دین صاحب نے مصلح موعودؓ کے کارہائے نمایاں کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (گلزار خان، مبلغ انچارج ضلع متھرا)

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE
APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
- BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
- AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
- JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
- SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
- ENAM MEDICAL COLLEGE
- DHAKA NATIONAL MEDICAL COLLEGE
- Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
- ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SALIENT FEATURES
- Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
- Lowest Packages Payable In Instalments
- Excellent Faculty & Hostel Facility
- Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ○لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگِ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https://www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
జుబేర్
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

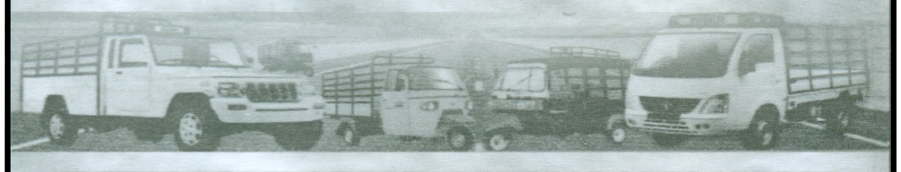

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8630: میں صادق احمد، ولد مکرم نوشاد احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 27 سال، پیدائشی احمدی، ساکن 9، منور ایوینیو، فورتھ اسٹریٹ، پلاّوارم، چنئی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 دسمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 26303 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے۔ جے محمد عمر　العبد: صادق احمد این　گواہ: اے۔ جے محمد علی احمد

مسل نمبر 8631: میں طیب احمد اللوی، ولد مکرم محمد غوث صاحب اللوی، قوم احمدی مسلمان، پیشہ تجارت، عمر 31 سال، پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 1/19-09-01، درگما مندر کے پیچھے، بوئی واڈا ایریا، یادگیر کرناٹک۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 فروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 7500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل محمد سوداگر　العبد: طیب احمد اللوی　گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8632: میں سکینہ بی بی، زوجہ مکرم شیخ عبدالصمد صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 43 سال، تاریخ بیعت 1999، ساکن موضع شمس آباد، پوسٹ نندی گرام، ضلع پوربا میدنی پور، صوبہ ویسٹ بنگال۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 جنوری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کانوں کی بالیاں 5 گرام، انگوٹھی 1.5 گرام 22 کیرٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شہادت حسین راج　الامۃ: سکینہ بی بی　گواہ: شیخ عبدالصمد

مسل نمبر 8633: میں بالی بیگم، زوجہ مکرم سیوا خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 42 سال، تاریخ بیعت 2000، ساکن موضع کوٹھ کلاں، تحصیل نارنوند، صوبہ ہریانہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 فروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ڈیڑھ تولہ 22 کیرٹ۔ زیور نقرئی: تین تولہ۔ حق مہر وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناصر　الامۃ: بالی بیگم　گواہ: سیوا خان

مسل نمبر 8634: میں عشرت جہاں، زوجہ مکرم فرحان احمد ہریکر صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 28 سال، پیدائشی احمدی، ساکن 1292 نندن ون ہاؤسنگ سوسائٹی، نیو گارڈ مزگاؤں، پوسٹ ساونت واڑی، ضلع سندھودرگ صوبہ مہاراشٹرا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کل وزن ایک تولہ 22 کیرٹ۔ زیور نقرئی: 30 گرام۔ حق مہر مبلغ 60000 روپے وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ڈاکٹر عبدالشکور ہریکر　الامۃ: عشرت جہاں　گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8635: میں محمد عالم، ولد مکرم محمد ہاشم صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 44 سال، تاریخ بیعت 1993، ساکن موضع بڑھانہ پور، ڈاکخانہ رامی، ضلع سیتا پور، صوبہ یو۔پی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 فروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری　العبد: محمد عالم　گواہ: مظہر احمد

مسل نمبر 8636: میں راشدہ صدیقہ، زوجہ مکرم محمد عالم صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 40 سال، تاریخ بیعت 1997، ساکن بڑھانہ پور، ڈاکخانہ رامی، ضلع سیتا پور، صوبہ یو پی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 فروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک کھٹار رہائشی زمین (720 سکوائر فٹ) زیور طلائی: سات تولہ 22 کیرٹ۔ زیور نقرئی: 50 تولہ۔ حق مہر 30000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری　الامۃ: راشدہ صدیقہ　گواہ: مظہر احمد

مسل نمبر 8637: میں عائشہ بیگم، زوجہ مکرم محمد عمر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 25 سال، تاریخ بیعت 2000، ساکن موضع کسما، ڈاکخانہ کسما، ضلع سیتا پور، صوبہ یو پی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 فروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 گرام 22 کیرٹ۔ زیور نقرئی: 175 گرام۔ حق مہر 17000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری　الامۃ: عائشہ بیگم　گواہ: حافظ منیم احمد (عرف بابو علی)

مسل نمبر 8638: میں سروری بیگم، زوجہ مکرم مسعود احمد خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری، عمر 63 سال، پیدائشی احمدی، ساکن ایم 9 جی 8، کے۔ڈی۔اے کالونی گنگا وہار، جاجموٗ، کانپور، یو پی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 فروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کل وزن 70.600 گرام 22 کیرٹ۔ ایک رہائشی مکان جاجموٗ میں۔ حق مہر مبلغ 5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری　الامۃ: سروری بیگم　گواہ: محمد احمد خان

مسل نمبر 8639: میں عثمان خان، ولد مکرم شہزاد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ مزدوری، عمر 38 سال، تاریخ بیعت 2009، ساکن گوہڈ چوراہا، ضلع بھنڈ، صوبہ ایم پی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 نومبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وحید احمد　العبد: عثمان خان　گواہ: انور خان

......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — The Weekly BADAR Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 26 April-2018 Issue. 17

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (WEIGHT : 50 -100 Gms/Issue)

مرکزی اور جماعتوں کے تبلیغی سیکرٹریان اور دوسرے عہدیدار حالات کے مطابق تبلیغ کیلئے منصوبہ بندی کریں

ہر احمدی، خدام انصار لجنہ کو بھی تبلیغ کے لئے وقت دینا چاہئے، ہم نے محبت پیار اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کے ذریعہ دلوں کو جیتنا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20؍اپریل 2018 بمقام مسجد بشارت، سپین

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ حٰمٓ السجدہ کی درج ذیل آیت کی تلاوت کی

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ○

فرمایا: اس آیت کا ترجمہ یہ ہے اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجا لائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

یہ آیت ان تمام خصوصیات کو سمیٹے ہوئے ہے جو ایک مؤمن کا خاصہ ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جو تین باتیں یا تین خصوصیات بتائی ہیں اگر کسی میں ہوں تو اس کی زندگی اور معاشرے میں انقلاب پیدا ہوسکتا ہے۔ وہ تین باتیں یہ ہیں: دعوت الی اللہ کرنا۔ عمل صالح کرنا۔ اور اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھا کر یہ اعلان کرنا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تمام باتوں پر عمل کرنے والا یا عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرنے والا ہوں۔ یہ باتیں ایسی ہیں جن میں سے پہلی بات ایک مؤمن کو دینی علم سیکھنے اور پھر دنیا کو سکھانے والا بناتی ہے۔ دوسروں کو سکھانے کی طرف تبھی توجہ پیدا ہوسکتی ہے جب اُنہیں شیطان کے نرغے اور قبضہ سے بچانے کے لئے دردِ دل کے ساتھ ایک تڑپ اور توجہ ہو۔ خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا اور اس کے قرب کو تلاش کرنے والا ہی یہ کوشش اور جدو جہد کرسکتا ہے۔

پھر دوسری خصوصیت یہ ہے: فرمایا عمل صالح بجا لاؤ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف نہ صرف توجہ دو بلکہ خود ایک مثال بن کر اپنا نمونہ دوسروں کے لئے قائم کرو ورنہ تمہارا دینی علم بھی بے فائدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا عمل بھی اللہ تعالیٰ کی برکات اور بہتر نتائج سے خالی ہوگا۔

اور تیسری خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ حقیقی مؤمن یہ اعلان کرے کہ میں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر کامل ایمان لاتا ہوں اور نہ صرف ایمان لاتا ہوں بلکہ ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناتا ہوں۔ میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہوں اور رہوں گا۔ فرمانبرداری میں خلیفہ وقت اور نظام جماعت کی اطاعت اور فرمانبرداری بھی آجاتی ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ ایک جماعت قائم کرنا چاہتا تھا اور اس نے قائم کردی۔ پس اس کے ساتھ جڑنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم احمدیوں کے لئے یہ معیار جو کامل فرمانبرداری کے ہیں تبھی قائم ہوں گے، ہماری تبلیغ تبھی کامیاب ہوگی اور ہماری نیکیاں تبھی عمل صالح کہلائیں گی جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نظام خلافت کی بھی پوری اطاعت کرنے والے ہوں اور خلافت کے زیر انتظام جو نظام ہے اس سے بھی تعاون کرنیوالے ہوں گے۔ ہماری انفرادی اور اجتماعی کوششوں میں برکت تبھی پڑے گی جب جماعت کا ہر فرد اور ہر عہدیدار بھی ہر کارکن بھی اور ہر مربی بھی نظام کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والا ہو گا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور ان وعدوں کے مطابق بھیجا ہے کہ جن کاموں کی تکمیل آپ کے سپرد ہے وہ انشاء اللہ پورے ہونے ہیں۔ کچھ تو آپ کی زندگی میں پورے ہوئے اور کچھ آپ علیہ السلام کی زندگی کے بعد پورے ہونے تھے اور ہو رہے ہیں اور آپ کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام بھی دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے اور آہستہ آہستہ پاک دل احمدیت اور اسلام کی آغوش میں آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

چونکہ میں اس کا رسول ہوں اس لئے میں کہتا ہوں کہ جیسا کہ آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ لگایا ہوا بیج ہری بھری فصل بن کر دُنیا میں پھیلا اور پھیل رہا ہے اور اس بارہ میں آپ کو متعدد الہام بھی ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا جیسا کہ فرمایا ینصرکم اللہ فی دینہ اللہ تعالیٰ اپنے دین میں تمہاری مدد کرے گا۔ پھر ایک الہام ہے کہ ینصرك اللہ من عندہ۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ پھر الہام ہے میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ پھر فرما: میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پس اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آپ کا پیغام دنیا میں پہنچنا ہے اور دنیا آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور ایک جری پہلوان کی حیثیت سے جانے گی اور جان رہی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ ایم.ٹی.اے. کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دنیا میں خود پیغام پہنچا رہا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کا نتیجہ ہے۔ پھر میرے خطبات اور ایم.ٹی.اے. کے مختلف پروگراموں کے ذریعہ سعید فطرت لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ مجھے کئی لوگ لکھتے ہیں کہ کس طرح ایم.ٹی.اے. پر آپ کے خطبات نے ہم پر اثر ڈالا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ پس یہ تو اللہ تعالیٰ کے کام ہیں اور اس کے وعدے ہیں۔ یہ تو پورے ہوتے رہیں گے انشاء اللہ۔ پس اس بات کو ہر احمدی کو اہمیت دینی چاہئے کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے اس میں حصہ دار بن کر ہم ثواب میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ حضور انور نے اسپین کے احمدیوں کو خصوصی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ: آپ لوگ جو یہاں سپین میں ہیں وقت نکال کر مہینہ میں کم از کم ایک دو دن تبلیغ کے لئے دیں۔ یہاں کے لوگوں کی نفسیات کے مطابق تبلیغ کے مختلف طریقے تلاش کریں۔ مرکزی اور جماعتوں کے تبلیغی سیکرٹریان اور دوسرے عہدیدار بھی حالات کے مطابق منصوبہ بندی کریں۔ اسی طرح ہر احمدی، خدام انصار لجنہ کو بھی تبلیغ کے لئے وقت دینا چاہئے۔ یہاں مسلمانوں کو تلوار کے زور پر عیسائی بنایا گیا سات آٹھ سو سال پہلے لیکن ہم نے محبت پیار اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کے ذریعہ دلوں کو جیتنا ہے۔ اب سپین کی وہ صورتحال نہیں ہے جو آج سے پینتیس چالیس سال پہلے تھی۔ آج اگر پیغام پہنچانے میں کمی ہے تو ہماری طرف سے ہے۔ پھر یہاں مختلف شہروں میں مراکو اور دوسرے عرب ممالک کے لوگ آکر بس گئے ہیں ان کے علاقوں میں عربی بولنے والوں کے ذریعہ سے تبلیغ کی جائے عربی لٹریچر تقسیم کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں رہنے والے احمدی عہدیداروں اور مربیان کو اس بارے میں ایک مضبوط اور مربوط پروگرام بنانا چاہئے۔ آپس کے تعاون کی ضرورت ہے۔ ذاتیات سے ہٹ کر جماعتی مفادات کو مقدم رکھنے کی ضرورت ہے اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے احمدی ہو کر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔ صرف سال کے بعد نئے مربیان کے یہاں مہینہ کے لئے آکر لٹریچر تقسیم کرنے سے مقصد پورا نہیں ہوگا۔ یہ احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دعوۃ الی اللہ کا کام جو ایک حقیقی مؤمن کے سپرد کیا ہے اسے ہم نے بھی پورا کرنا ہے۔ سب سے زیادہ مربیان کا فرض ہے کہ تبلیغ کے مختلف راستے تلاش کریں افراد کو بتائیں اور افراد جماعت کو ساتھ لے کر چلیں۔ امیر جماعت کی بھی ذمہ داری ہے کہ اگر بجٹ کا مسئلہ ہے تو حل کریں، مجھے لکھیں۔ سیکرٹری تبلیغ اور مربیان اور افراد جماعت کو بھرپور تعاون دیں۔ یہی طریق ہے جس سے ہم اسلام کی کھوئی ہوئی شان دوبارہ قائم کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُرآشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا۔ میں ان لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے دل میں اسلام کے لئے ایک درد رکھتے ہیں اور اس کی عزت اور وقعت ان کے دلوں میں ہے وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس زمانے سے بڑھ کر اسلام پر گزرا ہے جس میں اس قدر سب وشتم اور توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی گئی ہو اور قرآن شریف کی ہتک ہوئی ہو۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی عزت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سبّ وشتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا۔ جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات ونشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ روئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا : ہم گواہ ہیں کہ یہ عظمت اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے۔ یہاں بھی پریس کی اور لوگوں کی توجہ پیدا ہوئی ہے اور دنیا کے بعض ممالک میں اس کے کھل کر اظہار بھی ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: عمر بڑھانی ہے تو تبلیغ کے کام میں مصروف ہو جاؤ۔ فرمایا جو لوگ خدمت دین میں مصروف ہوں ان کے ساتھ نرمی کی جاتی ہے اس وقت تک کہ جب تک وہ اس کام اور خدمت کو پورا نہ کر لیں۔ فرمایا کہ انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ آجکل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad